

مُسلماں میاں بیوی کے ازدواجی آدابِ زندگی

میاں بیوی کے حقوق



عالم فقری

ادارۃ پیغامِ الفتوح
۳۰۔ اردو بازار
لاہور

مسلمان میاں بیوی کے ازدواجی آداب زندگی

میاں بیوی کے حقوق

عالم فقہی

ادارہ پیغام القرآن

40- اردو بازار لاہور

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک اور رزاق ہے

نام کتاب ----- میاں بیوی کے حقوق

مصنف ----- عالم فقری

اشاعت ----- ۲۰۰۵ء

تعداد ----- ۱۱۰۰

زیر اہتمام ----- محسن فقری

منتظم ----- حبیب فقری

معاون ----- جاوید فقری

پریس ----- اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت ----- ۶۰/- روپے

اس کتاب کو صرف اجازت سے چھاپا جاسکتا ہے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرزادہ بازار لاہور

فہرست

خاوند کے حقوق

۵

- ۱ : اطاعت و فرمانبرداری — — — — — ۷
- ۲ : حق زوجیت — — — — — ۲۰
- ۳ : احترام خاوند — — — — — ۲۸
- ۴ : خاوند کے مال اور گھر کی حفاظت — — — — — ۳۳
- ۵ : اصلاح و نصیحت کرنے کا حق — — — — — ۳۹
- ۶ : خاوند سے محبت رکھنا — — — — — ۴۳
- ۷ : گھریلو معاملات میں خاوند سے تعاون کرنا — — — — — ۴۵
- ۸ : حفاظتِ عزت و عصمت — — — — — ۴۹
- ۹ : خاوند کی عیب جوئی کی ممانعت — — — — — ۵۳
- ۱۰ : خاوند کو ستلانے کی ممانعت — — — — — ۵۷
- ۱۱ : خاوند کی دل آزاری سے اجتناب — — — — — ۵۹
- ۱۲ : خرچے میں خاوند سے تعاون کرنا — — — — — ۶۱
- ۱۳ : اختلاف کی صورت میں سمجھداری سے کام لینا — — — — — ۶۵

بیوی کے حقوق

۶۷

- ۱ : بیوی سے حسن سلوک — — — — — ۶۹

- ۲ : بیوی کے اخراجات کا بندوبست کرنا ————— ۷۲
- ۳ : عدل و برابری کا سلوک کرنا ————— ۸۲
- ۴ : نرمی و شفقت کا رویہ ————— ۸۷
- ۵ : بے تکلفی اور مزاج شناسی ————— ۹۱
- ۶ : بیوی کی حوصلہ افزائی ————— ۹۴
- ۷ : بیوی کے جذبات کا لحاظ رکھنا ————— ۹۷
- ۸ : بیوی کی رازداری کو قائم رکھنا ————— ۹۸
- ۹ : بدگمانی کی مانعت ————— ۹۹
- ۱۰ : مہر و صول کرنے کا حق ————— ۱۰۳
- ۱۱ : بیوی پر اعتماد و بھروسہ ————— ۱۰۹
- ۱۲ : بیوی کی خائنہ باتوں میں دلچسپی لینا ————— ۱۱۰
- ۱۳ : بیوی کی عادات پر صبر و ضبط کرنا ————— ۱۱۳



خاوند کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فوقیت اور فضیلت دی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد عورت سے پیدا شدہ طور پر قوی ہے۔ زیادہ ذہنی قوت کا مالک ہے۔ عورت کی نسبت زیادہ انتظامی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو محنت و مشقت میں ڈال کر مال کما کر عورت پر خرچ کرتا ہے۔ ان خوبیوں کی بنا پر مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمائی ہے:

(۱) وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۖ

مردوں کو عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔

(بقرہ : ۲۲۸)

مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ پس نیک فرمانبردار عورتیں۔ خاوند کی عدم موجودگی میں اپنی حفاظت، اور نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا اندیشہ ہو تو انھیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انھیں مار کی سزا دو۔ پھر اگر وہ تمھارے حکم میں

(۲) الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا آتَفَقُوا مِنْ أَمْرِ إِلِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَ اٰهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ فَاصْزُبُوهُنَّ فَإِنَّ اٰلِهَكُمْ

فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَدِيْبًا كَبِيْرًا ۝
 آجائیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو
 بیشک اللہ بڑا بلند اور بڑی بڑائی والا

ہے۔ (نساء: ۳۴)

:-

اس آیت میں مرد کی فضیلت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مرد اپنی کمائی
 سے عورت کی ہر لحاظ سے کفالت کرتا ہے اور اس پر بے دریغ اپنی دولت
 خرچ کرتا ہے۔ اسے بیرونی طاقتوں کے ظلم و ستم سے بچاتا ہے اس لیے
 اسے برتری حاصل ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا:
 يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
 مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ
 شُعُوْبًا وَّقَبَاۗئِلَ لِتَعَارَفُوْا
 اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
 اَتْقٰىكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
 خَبِيْرٌ ۝
 اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک
 عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں
 اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔
 بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت
 والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے
 بیشک اللہ جانتے والا خبردار ہے

(الحجرات: ۱۳)

:-

عورتیں دراصل انسانی جنس ہی سے پیدا کی گئی ہیں اور مردوں کی دلجوئی
 کے لیے بنائی گئی ہیں تاکہ مردوں کو ان سے محبت اور سکون حاصل ہو۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ
 مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا
 لِتَسْكُنُوْا اِلَیْہَا وَجَعَلَ
 بَیْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ
 اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ
 اس نے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں
 تاکہ تم ان سے آرام پاؤ اور تم میں محبت و
 مہربانی پیدا کی۔ (روم: ۲۱)

کتاب و سنت کے مطابق خاوند کے حقوق حسب ذیل ہیں:

۱۔ اطاعت و فرمانبرداری

۱۔ اچھی بیوی وہ ہوتی ہے جو خاوند کی فرمانبرداری ہو۔ زندگی کے معاملات میں بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کا ہر جائز کہنا مانے، عورت نے گھریلو طور پر بے شمار امور سرانجام دینے ہوتے ہیں جن کا تعلق خاوند کی معاشی حیثیت سے ہوتا ہے اگر عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہیں کرے گی بلکہ اپنی ناجائز باتیں خاوند سے منوائے گی تو گھر کا نظام درہم برہم ہوتا ہے گا اس لیے شریعت نے بنیادی طور پر عورت کے فرائض میں جو بات شامل کی ہے، وہ خاوند کی فرمانبرداری ہے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مندرجہ ذیل ہے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاطَّاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ آيِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ ۖ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کا حکم مانے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔ (ابو نعیم، علیہ)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو عورت پابندی سے پانچوں وقت کی نماز پڑھے، رمضان المبارک کے مکمل روزے رکھے اور اپنے آپ کو برائیوں سے بچائے یعنی اپنے نفس کو محفوظ رکھے اور اپنے خاوند کی ان باتوں

میں فرمانبرداری کرے جن کی فرمانبرداری شریعت نے اس کے اوپر لازم کی ہے
تو جو عورت زندگی بھر ان چار باتوں پر عمل کرتی رہے گی اسے آخرت میں جنت
حاصل ہوگی۔ احادیث کے مطابق جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے
بعض دروازے مخصوص اعمال کے لیے نامزد ہیں مگر مندرجہ بالا نیک عمل کرنے
والی عورت جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی۔ اس
طرح جنت میں داخل ہونا فرمانبرداری کی لیے بہت بڑا اعزاز ہوگا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خاوند کی فرمانبرداری کے بارے میں بڑے
پیارے انداز سے یوں بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي
كَفْرِ مِّنَ الْهُمَاجِيِّينَ وَالْأَنْصَارِ
فَجَاءَ بَعْضُهُمْ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ
أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تَسْجُدُ لَكَ الْبُهَاقِمْ وَ
الشَّجَرُ فَفَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ
تَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ أَعْبُدُوا
اللَّهَ رَبَّكُمْ وَآكِرِمُوا آخَاكُمْ
وَلَوْ كُنْتُ أَمْرًا حَدًّا أَنْ
يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَمْ مَرْتُ
الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ
لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا ابْنُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و
انصار کی ایک جماعت میں جلوہ افروز تھے
تو ایک اونٹ نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ
کو سجدہ کیا آپ کے اصحاب نے عرض
کی یا رسول اللہ! آپ کے لیے چار پائے
اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں۔ لہذا ہمارا
زیادہ حق ہے کہ آپ کے لیے سجدہ کریں
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو تمہارا
رب ہے اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔
اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ
کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند
کو سجدہ کیا کرے۔ اگر وہ اسے حکم دے کہ

تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلَى
جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ
اِلَى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَاَنْ يَنْبَغِي
لَهَا اَنْ تَفْعَلَهُ ۚ

نرد و پہاڑ سے کالے پہاڑ کی طرف اور کالے
پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف لے جائے
تو اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ اس
کے حکم کی تعمیل کرے۔ (احمد)

ایک حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کم از کم
سات شب و روز خلوص دل سے اپنے شوہر کی تابعداری نیک کاموں میں کرتی
رہے اور اس کو خوش رکھے تو اس کے ہفت اندام (شترمگاہ) پر دوزخ کی آگ
حرام ہو جاتی ہے اور سات سو برس کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں
لکھا جاتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں
کسی شخص کو یہ حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو
سہ کرے کیونکہ شوہر کا مقام بہت عظیم ہے اور کوئی عورت اس وقت تک ایمان
کی پاشنی نہیں پاسکتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے۔ اگر وہ سفر کے
لیے جا رہی ہو اور اس کا خاوند اسے اپنی فطری ضرورت کے لیے بلائے تو
سفر چھوڑ کر چلی آئے۔ (مجمع الزوائد - ج ۴)

ایک اور حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت کے لیے مرد کی رضا مندی کو ہر دم
اپنے اوپر واجب عمل رکھنا اس لیے ضروری ہے کہ اگر عورت سے سخت ترین کام
بھی کرنے کے لیے کہا جائے تو اس کے لیے اس کی تعمیل واجب ہے۔ حدیث
پاک کے الفاظ یہ ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں

کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو یہ
حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ اگر
مرد اس بات کا حکم دے کہ اس سرخ
پہاڑے سے سیاہ پہاڑ تک اور سیاہ پہاڑ
سے سرخ پہاڑ تک پتھر اٹھا کر لے جائے
تو اس پر اس کی تعمیل واجب ہوگی۔
(ابن ماجہ)

أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ
لِأَحَدٍ لَمْ يَمْرُتِ الْمَرْأَةُ أَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا - وَكَوَّ أَنَّ
رَجُلًا أَمَرَ بِمَرْأَةٍ أَنْ تَنْقِلَ
مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ
أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى
جَبَلٍ أَحْمَرَ لَكَانَ تَوَلَّيَا أَنْ
تَفْعَلَ :-

یہی بات ایک اور روایت میں یوں مذکور ہے :

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
میں کسی کو دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا
حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے
خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ (ترمذی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنْتُ أُمَرَأَةً لَأَنْتِ لَيَسْجُدَ
لِأَحَدٍ لَمْ يَمْرُتِ الْمَرْأَةُ أَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا :-

ان احادیث میں شوہر کے حقوق کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا کہ
اللہ کے علاوہ کسی کے لیے سجدہ کرنا حرام ہے اور شرک ہے اگر میں اللہ کے علاوہ
کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس
سے شوہر کے حقوق کا خصوصی دھیان رکھنے کی تاکید مقصود ہے۔

ایک بد صورت شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس کی بیوی
نہایت خوبصورت تھی اس کے حسن و جمال پر دنیا تعجب کرتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا تیری عورت تیرے ساتھ کیا رہتاؤ کرتی ہے اور تجھے کس نظر سے

دیکھتی ہے؛ اس شخص نے عرض کیا کہ میری بہت قدر کرتی ہے اور میری بلا اجازت گھر سے باہر نہیں جاتی اور اسے اپنے حسن و جمال کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ میری خدمت کی طرف دھیان ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا جا اس سے کہہ دے کہ وہ جنتی عورتوں میں سے ہے کیونکہ باوجود حسن و جمال کے وہ اپنے شوہر کی تابعداری کرتی ہے۔ اس کی بد صورتی پر نہیں جاتی۔ (طبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت آخرت کی نجات چاہتی اور بہشت چاہتی ہے تو حق تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی نہیں حاصل ہوتی جب تک اس کا خاوند اس کے کام میں خوش نہ ہو۔ (طبرانی)

نیک بخت بیوی کا ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک طرح کا انعام ہے لہذا اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کے لیے تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ جس چیز کا انسان انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت اور خوبصورت بیوی ہے کیونکہ نیک بیوی کا انتخاب کرنے سے انسان کا دین اور دنیا مکمل ہوتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہونا چاہیے کہ جب شادی کا ذریعہ بنے تو جو عورت اسے حاصل ہو وہ نیک بخت ہوتی چاہیے۔ نیک بخت بیوی کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ خصوصیات یہ ہیں:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ	حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ	کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔ مومن نے
مَا اسْتَقَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ	اللہ کے تقویٰ کے بعد نیک بیوی سے
تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ	بہتر کوئی عبادتی حاصل نہیں کی، اگر اسے
زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنَّ أَمْرَهَا	حکم دے تو طاعت کرتی ہے اس کی

اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا
سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا
اَبَدَتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا
نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا
طرف دیکھے تو خوش کرتی ہے اگر اس پر
قسم ڈالے تو پورا کر دیتی ہے اور اگر
وہ غائب ہو تو جان و مال میں اس کی
خیر خواہی کرتی ہے۔ (ابن ماجہ)

نیک بیوی کی پہلی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خاوند کی فرمانبردار ہوتی ہے
اس کی دوسری خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خوبصورت ہوتی ہے جب خاوند اس
کی طرف دیکھتا ہے تو اس کے جذبات کو تسکین حاصل ہوتی ہے اور جب وہ
اسے کسی بات کی قسم دیتا ہے تو وہ اسے پورا کرتی ہے اور جب خاوند موجود نہیں
ہوتا تو وہ خاوند کے لیے اپنے نفس کی حفاظت کرتی ہے اور خاوند کے مال کی
دیکھ بھال کرتی ہے اور اس میں خیانت نہیں کرتی۔ غرضیکہ عورت کی یہ صفات
ایسی ہیں کہ مرد کے لیے ایسی نیک بیوی کا ہونا دنیا میں جنت کی مثل ہے۔
پس ہر عورت کو چاہیے کہ شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے اوپر لازم کرے
کہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ماتھے میں لیے رہے اور اس
کے اشاروں پر چلتی رہے۔ اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو
یا رات بھر جاگتی ہوئی مجھے پنکھا چھلتی رہو تو عورت کے لیے دنیا و آخرت کی
بھلائی اسی میں ہے کہ تھوڑی تکلیف اٹھا کر اور صبر کر کے اس حکم پر عمل کرے
اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے حکم کی نافرمانی نہ کرے اور اسے
یہ بھی چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ
اس کے شوہر کیا چیزیں اور کون کون سی باتیں پسند ہیں اور وہ کن کن
باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ اٹھنے
بیٹھنے، سونے جاگنے، پہننے اوڑھنے اور بات چیت کرنے میں اس کا ذوق کیا

اور کیسا ہے۔ خوب اچھی طرح شوہر کا مزاج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے۔ ہرگز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف نہ کوئی بات کرے نہ کوئی کام۔

حکایت | ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت بڑی عابدہ تھی اور ان کے بادشاہ کی لڑکی تھی۔ ایک شہزادے نے ان سے منگنی کی درخواست کی اس نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اپنی ایک لونڈی سے کہا کہ میرے واسطے ایک عابدہ زائد بنیک آدمی کی تلاش کر جو فقیر ہو۔ لونڈی عابدہ اور زائد آدمی کی تلاش میں نکلی اور ایک عابدہ زائد کو شہزادی کی خدمت میں لے آئی شہزادی نے اس سے پوچھا کہ اگر تم مجھ سے نکاح کرنا چاہو تو میں تمہارے ساتھ قاضی کے پاس چلی چلوں۔ فقیر نے اس بات میں رضامندی کا اظہار کیا اور یہ دونوں قاضی کے پاس پہنچے اور نکاح ہو گیا۔ شہزادی نے فقیر سے کہا کہ مجھے اپنے گھر لے چلو۔ فقیر نے کہا واللہ! اس کبل کے سوا کوئی چیز میری ملک نہیں ہے اس کو رات کے وقت اوڑھتا ہوں اور یہی دن میں پہنتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری اس حالت پر راضی ہوں۔ چنانچہ فقیر شہزادی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ وہ دن بھر محنت کرتا تھا اور رات کو اتنا پیدا کر لاتا تھا جس سے افطار ہو جائے۔

شہزادی دن کو روزہ رکھتی تھی اور شام کو افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھی اور کہتی تھی۔ اب میں عبادت کے واسطے فارغ ہوئی۔ ایک دن فقیر کو کوئی چیز نہ ملی جو شہزادی کے واسطے لے جائے۔ اس سے انھیں شاق گزرا اور وہ بہت گھبرائے اور جی میں کہنے لگے کہ میری بی بی روزہ دار گھر میں بیٹھی انتظار کر رہی ہے کہ میں ان کے لیے کچھ لے آؤں گا اور سوچ کر وضو اور نماز پڑھ کر دعا مانگی لے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں دنیا کے واسطے کچھ نہیں طلب کرتا۔

صرف اپنی نیک بی بی کی رضا مندی کے لیے مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے رزق عطا فرما۔ تو ہی سب سے اچھا رازق ہے۔ اسی وقت آسمان سے ایک موتی گر پڑا۔ فقیر موتی لے کر اپنی بی بی کے پاس گئے۔ جب انھوں نے اسے دیکھا تو وہ ڈر گئیں اور کہا یہ موتی تم کہاں سے لائے ہو۔ ایسا قیمتی موتی تو میں نے اپنے باپ کے پاس بھی نہیں دیکھا۔ درویش نے کہا آج میں نے رزق کے واسطے محنت کی لیکن کہیں سے کچھ نہ ملا تو میں نے سوچا میری نیک بی بی افطار کے لیے گھر میں میرا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں خالی ہاتھ کیسے جاؤں؟ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو حق تعالیٰ نے یہ موتی عنایت فرمایا اور آسمان سے نازل فرمایا۔ شہزادی نے کہا اسی جگہ جاؤ جہاں تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اور اس سے گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرو اور کہو اے اللہ! اے میرے مالک! اے میرے مولا! اگر یہ موتی تو نے ہمیں دہلیا میں روزی کے طور پر عنایت فرمایا ہے تو اس میں ہمیں برکت دے اور اگے ہمارے آخرت کے ذخیرے میں سے عطا فرمایا ہے تو اسے واپس لے لے۔ درویش نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے موتی واپس لے لیا۔ فقیر نے واپس آکر اس کے واپس لینے کی حقیقت سے شہزادی کو آگاہ کر دیا۔ تو شہزادی نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور کہا اے اللہ! تو بڑا رحیم اور کریم ہے۔ (قصص الاولیاء)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے

اچھی عورت

فرمایا میری امت کی عورتوں میں سب سے افضل ترین عورت

وہ ہے جو اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اپنے شوہر کی خواہش کے مطابق فرمانبرداری کرتی ہے سوائے ان کاموں کے جو گناہ کے کام ہیں۔ ایسی عورت کورات اور دن میں ایسے ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے، جو

خدا کی راہ میں صبر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں اور اس کے اجر کی توقع خدا سے رکھتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے | اسلام میں خاوند کے

ازدواجی حقوق کی بہت

اہمیت ہے بلکہ شریعت نے بیوی کے لیے خاوند کی اطاعت کو اس حد تک ضروری قرار دیا ہے کہ اگر عورت نفلی عبادت کرنا چاہے تو اس سے اجازت لے کر کرے لہذا کسی بیوی کو خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ جب مرد کو عورت کی ضرورت ہو تو اس نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس طرح اس کے حقوق میں خلل واقع ہو۔

حضرت ابوسعیدؓ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جبکہ ہم حاضر خدمت تھے۔ وہ عرض گزار ہوئی میرے خاوند حضرت صفوان بن معطلؓ مجھے مار رہے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزے چھڑا دیتے ہیں جب میں روزے رکھتی ہوں اور صبح کی نماز پڑھتی ہیں جب سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت صفوانؓ حاضر خدمت تھے تو آپؐ نے عورت کی شکایات کے متعلق ان سے پوچھا عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ جہاں تک

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتْ
امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ
فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ
الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ
وَيُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا
يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ
عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا
قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي
إِذَا صَلَّيْتُ فَمَا تَعْنِي فَقَرَأَ

بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهُمَا قَالَ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ
سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَيْتِ
النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا
يُفْطِنُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا
تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ
شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ - فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا
بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا
إِنِّي لَا أَصِلِّي حَتَّى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ
قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ
نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا
صَفْوَانُ فَصَلِّي ۝

اس کی یہ بات ہے کہ نماز پڑھتی ہوں تو یہ
مجھے مارتے ہیں۔ تو یہ دو سورتیں پڑھتی ہے
جن سے میں نے منع کیا۔ چنانچہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر ایک
سورت ہوتی تو بھی لوگوں کو کفایت کرتی۔ اس
کا یہ کہنا کہ روزے رکھتی ہوں تو روزے
چھڑا دیتے ہیں۔ یہ برابر روزے رکھتی
چلی جاتی ہے جبکہ میں جوان آدمی ہوں
لہذا صبر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت روزے نہ رکھے
مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ اس کا
یہ شکوہ کہ میں نماز نہیں پڑھتا مگر سورج نکلے
تو حضور اہم ایسے گھر والے ہیں کہ ہمارے متعلق
مشہور ہے کہ ہم بیدار نہیں ہوتے مگر سورج
طلوع ہوتے پر۔ فرمایا صفوان! جب تم
بیدار ہو جاؤ تو نماز پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد، ابی حاتم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاوند کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزہ نہ
رکھے۔ یہی بات ایک اور روایت میں یوں بیان ہوئی ہے:
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَيَانِ كَرْتِهِ هِيَ، كَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فَرَمَا كَمَا

۱۷
 اَنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ
 اَنَّ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ
 عَلَى ظَهْرِ بَعِيرٍ اَنْ لَا تَمْتَعَهُ
 نَفْسَهَا وَ مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ
 عَلَى الزَّوْجَةِ اَنْ لَا تَصُومَ
 تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِنْ
 فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ
 وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا - وَلَا
 تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا بِاِذْنِهِ
 فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ
 السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ
 مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ حَتَّى تَرْجِعَ

بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ جب خاوند
 اسے اپنی خواہش کے لیے بلائے تو وہ
 فوراً آجائے خواہ اس وقت وہ سفر کے
 لیے اونٹ کی پشت پر ہو۔ اور بیوی پر
 خاوند کا حق یہ ہے کہ اس کی اجازت کے
 بغیر نفلی روزے نہ رکھے۔ اور اگر رکھے
 تو وہ قبول نہیں ہوں گے وہ صرف بھوک
 اور پیاس ہے اور گسرت اس کی
 اجازت کے بغیر نہ نکلے اگر نکلی تو آسمان
 کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور عذاب
 کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے
 جب تک کہ وہ لوٹ کر نہیں آتی۔ (برہان)

خاوند کی اطاعت کے سلسلے میں عورت کو تاکید فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ
 کی فرضی عبادت کو مقدم رکھنے کے ساتھ اگر کبھی خاوند اپنی نفسانی ضرورت
 کے تحت نفلی روزہ رکھنے کی اجازت دے تو اس کا حکم مان لو۔ اس صورت
 میں عورت اگر اپنی مرضی سے شوہر کی رضا مندی کے بغیر نفلی روزہ رکھے گی، تو
 اس کا ایسا کرنا اللہ کو پسند نہ ہوگا۔

قبولیت نماز کے لیے خاوند کو راضی رکھنے کی تاکید | اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے

اس بات کو بالکل ناپسند کیا ہے کہ اس کا خاوند اس کی ناپسندیدہ حرکات سے
 ناراض ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اس بات کی بہت تاکید کی گئی ہے کہ جس

عورت کا خاوند اس سے ناراض رہتا ہو تو اسے چاہیے کہ نماز پڑھنے کے ساتھ خاوند کو راضی رکھے تاکہ اس کی نماز قبول ہو کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جس عورت کا خاوند ناراض رہتا ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اس کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا تُصَعَّدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ إِلَّا عِبَادُ الْأَرْبِقِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِمْ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي آيِدِيهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاحِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالشَّكَرَانُ حَتَّى يَصْحُوَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی نیکی اوپر اٹھتی ہے۔ فرار ہونے والا سلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کی طرف واپس لوٹے اور اپنا ماتھان کے ماتھ میں رکھے۔ وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ نشے والا جب تک ہوش میں نہ آئے (نیہتی - شعب الایمان)

اس حدیث پاک میں عورت کو بڑے عمدہ انداز میں ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اپنے خاوند کو زندگی کے معاملات میں ناراض نہ کرے کیونکہ خاوند نے سارا دن بڑی مشقت کے ساتھ روزی کما کر اس کے لیے لانا ہوتی ہے جس سے گھر کی گزراوقات چلتی ہے۔ اگر وہ خاوند سے ناراض رہے گی تو خاوند ذہنی طور پر پرسکون نہ رہ سکے گا۔ اس طرح عورت کا ترش رویہ آمدن پر اثر انداز ہوگا جس سے گھریلو اخراجات متاثر ہوں گے۔ اس وجہ سے عورتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی ہے کہ وہ اپنے خاوند کو کسی صورت میں بھی ناراض نہ کریں تاکہ گھریلو زندگی خوشحال رہے۔

نافرمانی کی مذمت | عورت کو خاوند کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نافرمانی کرنے والی عورتوں کی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آخرت میں اگر وہ اپنا انجام اچھا چاہتی ہیں تو انھیں شوہروں کی فرما نبرداری کرنی چاہیے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے ہوئے عورتوں کے پاس سے گزرے تو ان سے فرمایا اے گروہِ خواتین نیکی کرو۔ کیونکہ میں تم میں زیادہ تر کو جہنمی دیکھتا ہوں۔ وہ عورتیں عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت ملامت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ ایک ناقص عقل اور ناقص دین رکھنے والی کسی ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ ضائع کرے یا اس پر ان خواتین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کمی اور نقصان کا سبب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر نہیں ہوتی؟ کہنے لگیں بیشک! آپؐ نے فرمایا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَصَدَّقَنَ فَإِنِّي أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِعَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْثُرَتِ اللَّعْنُ وَتَكْفُرَتِ الْعَشِيرُ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبُيُوتِ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَى كُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَاتُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْبَيْسُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَىٰ قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَاتِ

عَلَيْهَا قَاتَ آيِسَ إِذَا حَاضَتْ . یہی ان کی عقل کا نقصان ہے ۔ اور وہیں کا نقصان
لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تو نماز ادا
کلی قَاتَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانٍ کر سکتی ہیں اور نہ روزہ رکھ سکتی ہیں ۔
دَرِيْهَا ۞ (بخاری)

اس حدیث کے مضمون سے عورتوں کو سمجھ جانا چاہیے کہ جو مقام مرد کا ہے
وہ عورت کا نہیں ہے اس لیے بیوی کے لیے بہتری اس میں ہے کہ وہ مرد کی
اطاعت شعار اور خدمت گزار ہو اور اسی میں اس کی نجات ہے ۔

۲۔ حق زوجیت

مرد کی نفسانی خواہشات کو پورا کرنا عورت کا فرض ہے یعنی بیوی خاوند کی
خواہش کے مطابق اس کا حق زوجیت ادا کرے اور ولی طور سے اپنے خاوند
سے محبت رکھے کیونکہ بیوی کی محبت ہی باقی تمام حقوق کی ادائیگی کا سبب بنتی
ہے ۔ اگر عورت کے دل میں اپنے مرد کے لیے محبت نہ ہو تو پھر مرد کی زندگی تلخ ہو
جائے گی جس سے زندگی کی رعنائی اور سکون ختم ہو جائے گا اس لیے میاں بیوی
میں محبت کا ہونا ضروری ہے ۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّهَتْهُ عَنْ
وَسَّامَةٍ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا
زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ
وَإِنْ كَانَتْ عَلَى النَّوْرِ ۞
حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو
اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے
تو عورت کو اس کا حکم ماننا چاہیے اگرچہ وہ
کھانا پکانے میں مشغول ہو ۔ (ترمذی)
میاں بیوی کا آپس میں جو تعلق ہے وہ بڑا پرکشش ہے آپس میں ان کی جو

طبعی خواہش ہوتی ہے وہ کسی اور سے پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لیے دونوں کے لیے ضروری ہے کہ جب ان میں سے کسی کو طبعی خواہش ہو تو دوسرا اس کی ضرورت کو بڑی وسعت قلبی کے ساتھ پورا کر دے اگر میاں بیوی آپس میں بشری تقاضوں کو پورا نہ کریں گے تو ایک دوسرے پر بڑی زیادتی ہوگی۔ مگر اس میں مرد کو عورت پر کچھ فضیلت دی گئی ہے کہ مرد جب عورت کو اپنے مقصد کے لیے طلب کرے تو اسے خدمت کے لیے حاضر ہو جانا چاہیے۔ یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان کی گئی ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ نَفْسِي بَيِّدَةٌ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو أُمَّرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَتَتْهُ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا ۖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس فات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس شوہر کی بیوی اس کے بلانے پر انکار کر دیتی ہے اس عورت سے اللہ تعالیٰ اس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔ (مسلم)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کے بلانے پر انکار کر دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ اس سے راضی نہ ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور فرمان میں بتایا گیا ہے کہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ أُمَّرَأَتَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ

اِلٰی فِرَاسِیْہِ فَلَمْ تَأْتِہٖ ۛ نہ آئے اور مرد بیوی سے ناراض ہو تو صبح تک
فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْہَا ۛ فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں
لَعَنَتْہَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ ۛ (مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ نے مرد کو اتنا بلند مقام دیا ہے کہ عورت کو ہر طرح سے پابند کیا
گیا ہے کہ وہ مرد کی اطاعت کرے۔ اگر وہ شوہر کے بلانے پر نہ جائے اور اس
کا مرد اس سے ناراض رہے تو رات بھر فرشتے اس عورت پر شوہر کا حکم نہ ماننے
پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ عورت کی کتنی بد نصیبی ہے کہ فرشتے اس پر لعنت کا
اظہار کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حیا کو پسند فرمایا ہے اس لیے بیوی کے پاس جلنے میں حیا کو
محوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ بیوی کے ساتھ علیحدگی میں سوتے وقت اسلام کے
مقرر کردہ آداب پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ صحبت سے قبل میاں بیوی کا جسم
پاک ہونا چاہیئے۔ بیوی کے ساتھ صحبت ایسے مقام پر کرنی چاہیئے جہاں
کسی کی نظر نہ پڑ سکے۔ بند کمرے میں بیوی کے ساتھ سونا بہتر ہے۔ صحبت کے
وقت روشنی کو بند کر لینا چاہیئے۔ ایک دوسرے کی شرمگاہوں کی طرف بالکل
نہ دیکھا جائے۔ ہمبستری کے وقت چادر یا کوئی اور چیز اپنے اوپر رکھنا بہت
اچھا ہے۔ صحبت کے لیے نصف شب کے بعد کا وقت بہت موزوں ہے۔
کھانا کھانے کے فوراً بعد صحبت سے اجتناب کرنا چاہیئے تاکہ صحت متاثر
نہ ہونے پائے۔

کیمیاے سعادت میں لکھا ہے کہ صحبت کرنے میں قہد کی طرف سے مزہ پھیلے
اور اس سے محبت بھری باتیں کرے پھر اظہار محبت سے اس کی حوصلہ افزائی
کرے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، مرد کو چاہیئے کہ اپنی عورت پر

جانور کی طرح نہ گرے۔ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ قاصد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، بوس و کنار جب کرنا چاہے تو کہے "بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ" اور اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لے تو بہتر ہے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ اے اللہ! دور رکھ مجھے شیطان سے اور
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَنَا دور رکھ شیطان کو اس چیز سے جو تو نے
رَزَقْتَنَا مجھے عطا کی ہے۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص یہ دعا پڑھے گا اس کے ہاں جو فرزند پیدا ہوگا شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اور انزال کے وقت اس آیت کریمہ کا دھیان رکھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے
مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ آدمی کو پانی سے پیدا کیا پس کر دیا اس کو
نَسَبًا وَصِهْرًا نسب اور سُسرال والا۔

اور جب مُنزل ہونے لگے تو رُکے تاکہ عورت کو بھی انزال ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں مرد کی عارضی کی نشانی ہیں۔ ایک یہ کہ کسی کو دیکھے کہ اس سے دوستی رکھتا ہے اور اس کا نام دریافت نہ کرے دوسری یہ کہ کوئی بھائی اس کی تعظیم و تکریم کو رو کر دے۔ تیسری یہ کہ بوس و کنار سے پہلے بیوی سے صحبت کرنے لگے۔ اور جب اس کی حاجت روائی ہونے لگے تو صبر نہ کرے کہ عورت کی بھی حاجت روائی ہو جائے۔

امیر المؤمنین حضرت علی کم اللہ وجہہ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ چاند رات اور پندرھویں شب اور مہینے کی آخر رات صحبت کرنا مکروہ ہے کہ ان راتوں میں صحبت کرنے کے وقت شیطان حاضر

ہوتے ہیں۔ اور حالت حیض میں صحبت سے اپنے آپ کو بچائے رکھے لیکن حیض والی عورت کے ساتھ برہنہ سونا درست ہے۔ اور حیض کے بعد غسل سے پہلے بھی صحبت نہ کرنی چاہیئے۔ جب ایک بار صحبت کر چکے اور دوبارہ ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اپنا بدن دھو لے۔ اگر نا پاک آدمی کوئی چیز کھانا چاہے تو چاہیئے کہ وضو کر لے اور اگر سونا چاہے تو بھی وضو کر لے اگرچہ نجس رہے گا کہ سنت یہی ہے اور غسل سے پہلے بال نہ منڈوائے، ناخن نہ کٹوائے تاکہ جنابت کی حالت میں اس سے بال و ناخن جدا نہ ہوں۔

بیوی سے خلوت کے بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوْحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ وَكُنَّ حَرَّتِ لَكُمْ فَأَتُوا حُرَّتَكُمْ ۝ الْآيَةُ ۝ أَقِيلُ وَأَدْبِرُ دَأَّتِي الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ ۝

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی فرمائی گئی ”تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھینیاں ہیں تو آؤ اپنی کھینٹیوں میں (۲: ۲۲۳) آگے یا پیچھے سے لیکن مقعد اور حیض والی سے بچتے رہنا۔ (ترمذی ۱۰ بابہ، دارمی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى امْرَأَتَهُ قَالَ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي ثَمَّ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يُسَلِّطِ اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بیوی کے پاس جائے تو یہ کہے ”اللہم جتنی الشیطان و جتنی الشیطان ما رزقتنی“ پھر اگر ان کا لڑکا ہوگا تو اللہ اس پر شیطان کو مسلط نہ کرے گا یا شیطان اسے

نقصان نہ پہنچائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے اگر اس وقت اللہ کا نام لے کر یوں کہے ”اے اللہ مجھے شیطان سے دور رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں مرحمت فرمائے“ پھر اگر ان کے مقدر میں ہے اور انھیں کوئی اولاد دی گئی تو شیطان کبھی اسے ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ لہذا عورتوں سے ان کی دُبروں میں صحبت نہ کیا کرو۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس اس کی دُبر میں آئے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس

الشَّيْطَانِ أَوْ لَعَنَ يَضُرُّهُ ۖ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قَدْ رَبَّيْنَاهُمَا فِي ذَلِكِ أَوْ قَضَىٰ وَلَدٌ لَعَنَ يَضُرُّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا ۖ

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَرْبَابِهِنَّ ۖ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا ۖ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى
رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً
فِي الدُّبْرِ :
(ترمذی)

عَنْ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا
نَذَرُ قَالَ أَحْفِظْ عَوْرَتَكَ
إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا
مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ
الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ
قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ الِاتِّرَافَ
أَحَدًا فَلَا تُرِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا
قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْتَحْيِيَ
مِنْهُ دِينَ النَّاسِ :

حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !
ہماری شرمگاہوں میں ہمیں کس بات کی اجازت
ہے اور کس بات کی ممانعت ہے؟ آپ نے
فرمایا کہ اپنی پیشاب گاہ اپنی بیوی اور باندی
کے علاوہ اوروں سے محفوظ رکھو۔ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اگر لوگ بیٹھے ہوں؟
آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ کوئی دوسرا نہ
دیکھے تو ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا اگر
میں اکیلا ہوں؟ آپ نے فرمایا پھر اللہ لوگوں
سے زیادہ شرم کا مستحق ہے

(ابن ماجہ)

- :-

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقِيلُ فِي صُورَةِ
شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ
شَيْطَانٍ إِذَا أَحْدَكُمَا مَجَبَّتُهُ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شیطان کی
صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں
جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی
عورت پسند آجائے اور اس کی صورت

الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ ۖ
فَلْيَعْبُدْ إِلَىٰ أَمْرَاتِهِ ۖ
فَلْيُؤَاتِعْهَا فَإِنَّ ذَٰلِكَ يَؤُودُ
مَا فِي نَفْسِهِ ۖ

دل میں سما جائے تو اسے اپنی بیوی کے
پاس جا کر اس سے صحبت کرنی چاہیے۔
کیونکہ ایسا کرنا اس کے دلی خیال کو دور
کر دے گا۔ (مسلم)

الغرض جماع کے متعلق مستحب اور سنت یہ ہے کہ بسم اللہ سے اس عمل کو
شروع کرے۔ پہلے سورہ اخلاص کی تلاوت کرے پھر اپنی بیوی سے ہم بستری
شروع کرے اور دعا پڑھے جو حدیث پاک میں بیان ہو چکی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تو اپنی بیوی کے پاس جائے
اور مذکورہ دعا پڑھ لے اور اسی صحبت سے اللہ کوئی اولاد بخشے تو اس کے اور
اس کی اولاد کے سانس کی گنتی کے برابر تیرے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں
گی۔ (تفسیر ابن کثیر)

حکایت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تمام شیاطین اپنے آقا
ابلیس کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آج روئے زمین کے تمام
بُت سر کے بل اوڑھے نظر آئے۔ یہ سن کر ابلیس نے کہا یقیناً آج کوئی نئی بات
پیش آئی ہوگی۔ تم یہاں ٹھہرو میں زمین پر جا کر دیکھتا ہوں۔ ابلیس نے گھوم پھر کر
دیکھا، کچھ نظر نہ آیا۔ آخر ایک جگہ کچھ فرشتوں پر نظر پڑی کہ فرشتے ایک بچے کو گھیرے
ہوئے تھے۔ ابلیس اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور انھیں بتلایا کہ آج رات
ایک نبی (علیہ السلام) پیدا ہوئے ہیں۔ اب تک دنیا میں جتنے حمل ٹھہرے،
مجھے ان کی خبر ہی اور میری ہی موجودگی میں وضع حمل ہوا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے
کہ مجھے نہ اس عورت کے حمل کی اطلاع ہوئی اور نہ وضع حمل کا پتہ چلا۔ شاید
یہ اس عورت کی نیکی اور کثرتِ ذکرِ الہی کی وجہ ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت نیک نیتی کے ساتھ کرتا ہے تو دنیا و مافیہا سے افضل ہو جاتا ہے جب مباشرت کے بعد غسل کرتا ہے تو بدن کے جس بال پر سے پانی گزرتا ہے اس ہر بال کے عوض میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور غسل کرنے کے بعد اگر اللہ کی خوشنودی کے لیے دو رکعت نفل نماز اس انداز سے پڑھے کہ ہر رکعت میں دس دفعہ الحمد کے بعد سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے عوض میں جو چیز اسے دی جاتی ہے وہ دنیا سے اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے افضل ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اس پر فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی طرف دیکھو کہ اس سرورِات میں غسل جنابت کے لیے اٹھا ہے اور مجھے یاد کیا ہے (غنیۃ الطالبین) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے لیے بنی سنوری رہے گی تو دوسو برس کی عبادت کا ثواب پائے گی بشرطیکہ خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ہو۔ (بیہقی)

۳. احترامِ خاوند

بیوی کے لیے لازم ہے کہ گھریلو ماحول میں، بات چیت میں، رہن سہن میں، خاوند کے ساتھ ازدواجی تعلقات میں خاوند کے ادب اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھے اور گھر میں اس کے آرام کا خیال رکھے، کمائی کے سلسلے میں مرد کا تھک جانا جسم کا فطری تقاضا ہے اس لیے دن کے کاروبار سے خاوند جب گھر واپس آئے تو عورت کو چاہیئے کہ اپنی ہر طرح کی مصروفیات ترک کر کے اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کی دلجوئی کرے۔ گھر میں جس چیز کی اسے ضرورت ہو وہ فوراً مہیا

کرے، اگر کھانے کی اسے ضرورت ہو تو اس کے آنے کے وقت پر کھانا تیار کر کے رکھے یعنی ہر طرح سے اس کے سکون کا انتظام کرے۔ ایسی بیوی انتہائی نیک ہوگی اور اللہ کی بارگاہ میں بید مقبول ہوگی۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةً مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ ۖ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(ابن ماجہ)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ عورت اپنے خاوند کو راضی رکھے تاکہ اس کا دین اور دنیا سنور جائے۔ جس عورت نے تمام عمر اپنے خاوند کو خوش رکھا ہو گا جب وہ اس دنیا سے جائے گی تو اس کا بدلہ جنت ہو گا۔ لہذا مرد کا راضی ہونا عورت کے لیے بڑی چیز ہے۔ کیونکہ عورت مرد کے لیے بنائی گئی ہے۔ عورت جہاں دوسرے نیک کام کرتی ہے ان کے ساتھ اسے مرد کی خوشنودی کو بھی شامل کر لینا چاہیے۔ مرد کی فرمانبرداری کا تقاضا یہی ہے کہ شریعت کی حدود میں رہ کر اس کا کہا مانا جائے۔ اگر عورت کی سوچ شریعت کے اس بنیادی اصول کے خلاف ہوگی یعنی وہ ہر وقت یہی توقع کرے کہ خاوند ہی اس کے لیے سب کچھ کرے اور حقوق کی آڑ میں خاوند کو زیر رکھے تو اس سے اللہ اور اس کا رسول ناراض ہو گا۔ اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ کیونکہ قیامت کے دن جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس کی وجہ یہی ہوگی کہ زندگی میں وہ اپنے خاوندوں کو تنگ کرتی ہوں گی۔ اور ان کا ادب و احترام نہ کرتی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ عورت کو مرد کے ساتھ اور مرد کو

اپنی بیوی کے ساتھ ادب و احترام سے رہنے کی سوچ عطا فرمائے۔
 اصمعی کہتے ہیں کہ میں ایک گاؤں میں گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی
 حکایت حیرت ہوئی کہ ایک حسین ترین عورت ایک ایسے مرد کی شریک
 زندگی تھی جو انتہائی بد صورت اور تنگ دست تھا۔ میں نے اس عورت کے سامنے
 بھی اظہار حیرت کیا اور پوچھا کہ کیا تم اس جیسے ٹھکس کی بیوی بننے پر خوش ہو؟
 اس نیک عورت نے مجھے ڈانٹ کر خاموش کر دیا اور کہنے لگی تم غلطی پر ہو۔
 میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ اس شخص نے کوئی نیک کام کیا تھا جس کے صلے میں مجھے
 اللہ تعالیٰ نے اس کی بیوی ہونے کی توفیق دی۔ اور اللہ نے مجھ پر یہ بہت بڑا
 کرم فرمایا اور یہ کہ ہماری رفاقت میں اللہ کی مرضی شامل ہے۔ بھلا جو چیز اللہ نے
 میرے لیے پسند فرمائی ہے میں اس پر راضی کیوں نہ ہوں۔ (احیاء العلوم)

حضرت عائشہ رحمہ سے روایت ہے کہ رسول
 خداوند کو خوش رکھنے کا اجر اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت
 اپنے خاوند کی آراستگی اور بھلائی کے لیے کوئی چیز اٹھاتی یا رکھتی ہے اسے
 اس کے عوض میں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا
 ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور جو عورت اپنے شوہر کو خوش رکھتی ہے
 اور حاملہ ہوتی ہے اسے اتنا اجر دیا جاتا ہے جتنا رات کو عبادت کرنے
 والے اور دن کو روزہ رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو
 ملتا ہے اور جب اسے درودِ لائق ہوتا ہے تو ہر درود کے بدلہ میں ایک غلام
 آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جب بچہ ماں کے پستان چوستا ہے تو ہر
 دفعہ کے عوض میں بھی عورت کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

خاوند کے ادب و احترام کا واقعہ | ایک بد صورت شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس کی بیوی نہایت خوب صورت تھی اس کے حسن و جمال پر دنیا تعجب کرتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیری عورت تیرے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہے اور تجھے کس نظر سے دیکھتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری بہت قدر کرتی ہے اور میری بلا اجازت گھر سے باہر نہیں جاتی اور اسے اپنے حسن و جمال کا کوئی لحاظ نہیں بلکہ میری خدمت کی طرف دھیان ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا جا اس سے کہہ دے کہ وہ جنتی عورتوں میں سے ہے کیونکہ باوجود حسن و جمال کے اپنے شوہر کی تابعداری کرتی ہے اس کی بد صورتی پر نہیں جاتی۔ (طبرانی)

بیوی پر شوہر کے حق کی مثال | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں

ایک حسین دوشیزہ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں جوان ہوں لوگ مجھے شادی کے پیغامات بھیجتے ہیں لیکن مجھے شادی پسند نہیں ہے اب آپ یہ بتا دیجیے کہ میں شادی کروں یا نہیں؟ فرمایا ضرور کرو۔ شادی کرنے ہی میں تمھاری خیر ہے۔ اس کے بعد اس دوشیزہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ بتلا دیجیے کہ عورت پر شوہر کا کیا حق ہے؟ فرمایا شوہر کے حقوق تو بہت سے ہیں اس کے حقوق کا اندازہ تم اس طرح سمجھ لو کہ اگر شوہر کا جسم سر تا بہ قدم پیپ سے سڑ رہا ہو اور بیوی اپنی زبان سے اسے چاٹے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (احیاء العلوم)

عورت کو طعنہ زنی سے پرہیز کرنی چاہیے | عورت کے لیے ضروری ہے کہ شوہر کو بھی جلی کٹی

باتیں نہ سنائے نہ کبھی اس کے سامنے غصے میں چلا چلا کر بولے۔ نہ اس کی باتوں کا
 کڑوا ٹیکھا جواب دے۔ نہ کبھی اس کو طعنے مارے نہ کوئے دے نہ اس کی لائی ہوئی
 چیزوں میں عیب نکالے نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے نہ شوہر
 کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل و صورت کے بارے میں کوئی ایسی
 بات کہے جس سے شوہر کے دل کو ٹھیس لگے اور خواہ مخواہ اس کو سن کر برا لگے اس
 قسم کی باتوں سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت
 ہونے لگتی ہے جس کا انجام رٹائی جھگڑے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ
 میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا طلاق کی
 نوبت آ جاتی ہے یا بیوی اپنے میکے میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی
 بھاد جوں کے طعنے سن سن کر کوفت اور گھٹن کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے اور میکے
 اور سسرال والوں دونوں میں بھی اسی طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے
 کہ کبھی کورٹ کچہری کی نوبت آ جاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقدمات کا ایک
 نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی
 ہے اور دونوں خاندان رٹ بھڑک رہا ہوتا ہے۔

خاوند سے نرم لہجے میں بات کرنا
 خاوند کے احترام کے پیش نظر خاوند
 سے ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرنی

چاہیے اس بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

عَنِ النَّعْبَاتِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسِمَ
 صَوْتًا عَائِشَةَ عَالِيًّا فَلَمَّا
 حضرت نعمان بن بشیرؓ کا بیان ہے کہ حضرت
 ابو بکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر
 داخل ہونے کی اجازت مانگی تو حضرت
 عائشہؓ کی بلند آواز سنی، جب اندر داخل ہوئے

دَخَلَ تَنَاءَ وَهَاهُ لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغَضِّبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْتَ نَزَلْتُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَرَجَدَ هُمَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهْمَا ادْخُلَا فِي سِلْمِكُمَا كَمَا ادْخَلْتُمَا فِي حُرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا ۖ

تو طمانچہ مارنے کے لیے حضرت عائشہ رض کو پکڑا اور فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی آواز اونچا کرتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں روکتے ہیں اور حضرت ابوبکر رض غصے کی حالت میں نکل گئے۔ جب حضرت ابوبکر رض باہر چلے گئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے کیسا دیکھا کہ میں نے تمہیں اس شخص سے چھڑایا؟ حضرت ابوبکر رض کئی روز نہ آئے پھر اجازت مانگی تو دونوں میں صلح ہو چکی تھی۔ چنانچہ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کر لو جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ایسا کر لیا۔

(ابوداؤد)

:-

۳۔ خاوند کے مال اور گھر کی حفاظت

مرد کا اپنی بیوی پر ایک حق یہ ہے کہ وہ اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرے۔ شادی کے بعد میاں بیوی نے ایک نیا گھر نہ آباد کرنا ہوتا ہے۔ خاوند کا کام ہے کہ وہ کما کر لاٹے اور بیوی کا فرض ہے کہ اس مال کو سیتے سے خرچ کرنے کے بعد جو مال بچے اس کی حفاظت کرے اس میں خیانت نہ کرے۔

اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مندرجہ ذیل ہے :

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ مَنِّ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا دَاخِرَةً قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي تَفْسِيرِهَا وَلَا مَالًا :

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو دی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مرحمت فرمائی گئی۔ شکر ادا کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان۔ تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور پس پشت اپنی جان اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔

(بیہقی - شعب الایمان)

اس حدیث پاک میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ عورت کو اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرنی چاہیے اور اس میں کبھی بھی خیانت نہ کرے۔ گھر کا تمام مال چونکہ مرد کی کمائی سے بنتا ہے اس لیے اس میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ نہ دے۔ اگر خاوند سے پوشیدہ طور پر عورت گھر کی چیزیں اپنے رشتہ داروں کو دے گی تو وہ خیانت کی مرتکب ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے عورت کو سختی سے منع فرمایا ہے۔

خاوند کا کام کمانا اور گھر میں لانا ہے وہ ہر وقت گھر میں نہیں بیٹھ سکتا۔ لامحالہ عورت کی تحویل میں مال چھوڑنا پڑے گا۔ اب یہ عورت کی دینداری اور سمجھداری ہے کہ اخراجات میں شوہر کی ہمدردی کرے۔ امانت داری کے ساتھ اپنے اوپر اور شوہر کی اولاد پر اور اس کے ماں باپ پر خرچ کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کون سی

آیُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الْبَتَّى عورت بہتر ہے؛ فرمایا کہ جب خاوند اس کی
تَسْرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَطُطِيعُهُ طرف دیکھے تو خوش کہہ دے۔ جب حکم دے
إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَافُ فِيهِ تُوَعْمِلُ کرے اور جان و مال میں اس کے
تَفْسِيرُهَا وَلَا فِي مَالِهَا بَسًا خلاف نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔
يَكْرَهُ ۖ (نسائی شریف)

بیوی پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ خاوند کے مال کو ضائع نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت
کرے۔ فرمان نبویؐ ہے ”عورت کے لیے حلال نہیں کہ خاوند کے گھر سے اس کی
اجازت کے بغیر کچھ کھائے یا ایسا کھانا کھا سکتی ہے جس کے خراب ہونے کا
اندیشہ ہو۔ اگر بیوی خاوند کی رضا مندی سے کھائے گی تو اسے خاوند کے برابر
ثواب ملے گا ورنہ خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ کھائے گی تو خاوند کو اجر ملے گا
بیوی پر گناہ ہوگا۔ اس لیے والدین کا فرض ہے کہ وہ لڑکی کی بہترین تربیت
کریں۔ اسے ایسی تعلیم دیں جس سے وہ عمدہ رہن سہن اور خاوند سے بہتر
برتاؤ کے آداب سیکھ جائے۔

گھر کی نگہبانی میں یہ امر بھی شامل ہے کہ بیوی امور خانہ داری میں دلچسپی
اور اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ کی زندگی کو
اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے۔

حضرت عائشہؓ اپنے مانتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے دھوئیں اور
سرمیہ میں تیل لگا دیتی تھیں۔ گھر کا تمام کام کاج خود کرتی تھیں۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ گھر کا تمام اندرونی کام کاج کھانا پکانا، چکی پیسنا،
کپڑے دھونا، گھر میں جھاڑو دینا وغیرہ سب تمھاری مادر گرامی خود اپنے مانتھوں
سے سرانجام دیتی تھیں اور انھیں کاموں کے درمیان ہماری ضرورتیں دہراپلاتا، نہلاتا

کپڑے بدلوانا، وقت پر پدی کرتی جاتی تھیں۔ پھر خاتونِ جنت کا یہ بھی اصول تھا کہ خواہ دو وقت کا فاقہ ہو جب تک شوہر اور بچوں کو نہ کھلا لیتیں خود ایک دانہ نوش نہ فرماتی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اسماء بنت خارجہ انفرادی نے اپنی بیٹی کی شادی کے وقت اسے کہا اب تم اس نشیمن سے نکل رہی ہو جو تمہارا ملجا و ماویٰ تھا۔ اب تم ایسے بستر پر جا رہی ہو جس سے تم نے کبھی بھی الفت نہیں کی۔ تو اس کی زمین بن جا وہ تیرا آسمان ہو گا۔ تو اس کا بچھوتا بن جا وہ تیری عمارت بن جائے گا۔ تو اس کی باندی بن جا وہ تیرا خادم بن جائے گا۔ اس سے کنارہ کشی نہ رہنا ورنہ وہ تجھ سے دور ہو جائے گا۔ اس سے دور نہ ہونا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا۔ اگر وہ تیرا قرب چاہے تو اس کے قریب ہو اگر وہ تجھ سے دور ہونا چاہے تو تو بھی دور ہو جا، اس کی ناک، کان، آنکھ کی حفاظت کرنا تاکہ وہ تجھ سے عمدہ خوشبو کے علاوہ اور کچھ نہ سونگھے۔ عمدہ بات کے سوا اور کچھ نہ سنے اور وہ تجھے ہمیشہ خوبصورت ہی دیکھے۔

حکایت حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص سفر میں گیا تو چلتے وقت اپنی بیوی کو تاکید کر گیا کہ میری واپسی تک مکان کی بالائی منزل سے نیچے ہرگز نہ آنا۔ اتفاق سے اس عورت کے والدین نیچے والی منزل میں رہتے تھے کچھ عرصہ کے بعد یوں ہوا کہ شوہر کی واپسی سے پہلے اس عورت کا والد بیمار ہو گیا اس عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ بیمار باپ کی خبر گیری کے لیے مکان کی بالائی منزل سے نیچے اتروں یا اپنے شوہر کے حکم کی تعمیل پر رہوں۔ آپؐ نے اس عورت کو اپنے خاوند کی اطاعت کا حکم دیا چند دنوں کے بعد باپ کی بیماری اس کی جان لیوا ثابت ہوئی مگر وہ عورت شوہر کی ہدایت پر عمل پیرا رہی۔ نیچے نہیں اتری۔ لیکن اس عورت کو بتقاضائے فطرت

بشریت دل میں بہت ملال ہوا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کی معرفت اسے یہ خوشخبری سنائی کہ شوہر کی اطاعت کا یہ اجر ملا ہے کہ اس کے مرحوم باپ کی مغفرت ہو گئی ہے۔ (طبرانی اوسط)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الدُّبِلَ
صَالِحٌ نِسَاءٌ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ
عَلَى ذَلِكَ فِي صَغِيرِهِ وَارْعَاهُ
عَلَى زَوْجِهِ فِي ذَاتِ بَيْدِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے قریش کی عقیقہ عورتیں بہتر ہیں کہ وہ بچوں پر ان کی گمائی میں بہت مہربان اور خاوند کے مال کی خوب نگران ہوتی ہیں۔ (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت میں دو خوبیوں کا ہونا لازم ہے یعنی عورت اپنی اولاد پر شفقت کرنے والی ہو۔ اس کی پرورش اور تربیت میں پوری محنت سے فرائض سرانجام دینے والی ہو۔ اولاد کو پالنے سے اکتانے والی نہ ہو مصائب پر ناشکری کرنے والی نہ ہو اور خاوند کا مال بڑے طریقے سلیم سے خرچ کرنے والی ہو۔

حضرت امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ شریعت کی نظر میں نیک و دیندار اور عمدہ سیرت و بلند کردار عورت وہ ہے جو اپنے گھر کی تعمیر اور اپنے مال کی حفاظت اور اپنے نفس و اولاد کی اصلاح میں مصروف رہے نماز و روزے کی پابندی کرے اگر شوہر کی عدم موجودگی میں شوہر کا کوئی دوست یا جاننے والا آئے تو شرم و حیا اور غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے کوئی کلام نہ کرے اگر نہ زیادہ ضروری بات ہو تو آواز بدل کر گفتگو کرے یعنی اپنا طرز کلام جافزا نہ اور مٹھاس کا نہ رکھے۔ شوہر کی حلال آمدنی پسار چہ کم ہی کیوں نہ ہو قناعت کرے۔ اور شوہر کی حرام کمائی سے ہر ممکن اجتناب

کے پہلے زمانے کی نیک عورتیں ان باتوں کا بہت زیادہ دھیان رکھتی تھیں۔ چنانچہ جب کوئی شخص رشوہر کھاتے کے لیے گھر سے جاتا تو اس کی بیوی اسے یہ نصیحت کرتی کہ دیکھنا ذرا حرام کمائی سے بچنا اور یہ یقین دلاتی تھیں کہ ہم بھوک پر صبر کر لیں گی، تنگدستی سے ہمیں خوف نہیں ہے لیکن دوزخ کی آگ ہمارے لیے قابل برداشت نہیں ہوگی۔ ایک خدا پرست انسان نے کہیں جانے کے لیے سامان سفر باندھا تو صرف اہلیہ کے علاوہ تمام لوگوں نے اس کے سفر کی مخالفت کی۔ بیوی کے رویے پر اظہار حیرت کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ تم اس سفر کے لیے کس طرح رضامند ہو گئی ہو۔ وہ مختارے اخراجات کے لیے کچھ بھی چھوڑ کر نہیں جا رہا ہے اس پر اہلیہ نے جو سبق آموز بات کہی وہ یہ کہ ”میرا شوہر کمانے والا ہے نہ کہ رازق، میرا رب رازق ہے، کمانے والا جا رہا ہے کھلانے والا رازق پہلے سے موجود ہے اور آج بھی موجود ہے۔“

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ جب میری شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی تو ان کے پاس نہ زمین و جائداد تھی نہ مال و دولت۔ اور نہ باندی نہ غلام، صرف ایک گھوڑا تھا اور ایک اونٹ تھا جو پانی لانے کے کام میں استعمال ہوتا تھا۔ میں خود گھوڑے کو گھاس دانہ دیتی۔ پانی پلاتی، اس کا جسم ملتی اور اپنے شوہر کے متعلقہ ہر خدمت سرانجام دیتی۔ اونٹ کے لیے کھجوروں کی گٹھیاں کوٹتی اور اسے کھلاتی۔ ڈول سیتی۔ پانی بھر کر لاتی، اٹا گوندھتی روٹی پکاتی میلوں کی مسافت طے کرتی، گٹھیاں سر پر لا کر لاتی۔ میری یہ حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت مبارک بیٹی ہو اور تمہاری آخرت بہت ہی کامیاب ہے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعائیں کیں۔

داہن ماجہ: غینۃ الطالبین و احیاء العلوم

۵۔ اصلاح و نصیحت کرنے کا حق

شریعت نے ایک حد تک مرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ نافرمان اور بدکار عورت کی اصلاح کے لیے اسے مار سکتا ہے مگر پہلے عورت کو زبانی سمجھانا ضروری ہے بلکہ عورت کو ناجائز مارنا درست نہیں۔ سورہ نساء میں ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّتِي تَخَافُ نُشُوزَ هُنَّ
فَيُطَوِّهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ
أَطَعَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ
سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
حَكِيمًا

جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو
تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ۔
اور انہیں مارو۔ پھر اگر وہ تمہارے حکم
میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی راہ نہ چاہو
بیشک اللہ بڑا بلند ہے۔

(رپ، نساء: ۳۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورت کو مارنے کا جو حق دیا ہے اسے بڑی احتیاط سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ عورت کو صرف اُس نافرمانی پر پٹیا جا سکتا ہے جو مرد کے حقوق کے متعلق ہو۔ نہ یہ کہ ہر بے جا حکم کی اطاعت پر اصرار کیا جائے۔ اس آیت کی تائید میں فرمانِ نبویؐ یہ ہے:

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يُسَالُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ
امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد سے اس چیز کے
بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا جس پر اس
نے اپنی عورت کو مارا۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث کے مطابق عورت کو اگرچہ اصلاح کے طور پر پٹینے کا حق مرد کو دیا گیا ہے لیکن دوسری احادیث کے مطابق اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عورت کو صرف

ضرورت کے مطابق اتنا پیٹا جائے کہ اس کی اصلاح ہو جائے، شدید طرح سے پیٹ کر اس پر ظلم نہ کیا جائے۔

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذُرْتُ النِّسَاءَ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأُطِيفَ بِالرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِالنِّسَاءِ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أَوْلَيْكَ بِخِيَارِكُمْ

حضرت ایاس بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لونڈیوں کو نہ پیٹا کرو۔ حضرت عمرؓ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ عورتیں اپنے خاوندوں پر دیر ہو گئیں لہذا آپ نے انھیں مارنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہراتؓ کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آلِ محمدؐ کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاوندوں کی شکایت کی ہے یہ تمھارے اچھے آدمی نہیں ہیں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں بلکہ بہتر لوگ وہی ہوتے ہیں جو اپنی بیویوں کو مارتے نہیں۔ اگر بیوی کی طرف سے کسی وقت زیادتی بھی ہو جائے تو اس پر صبر کرتے ہیں۔ یا ان کو اتنا زیادہ نہیں مارتے جو ان کی شکایت کا باعث ہو۔ بیوی کی اصلاح

کے لیے کبھی اس کی غلطی پر مار لینا تو جائز ہے لیکن حد سے زیادہ مارنا خلاف شرع ہے۔ اس کے بارے میں ایک حدیث پاک یہ ہے:

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْأَحْوَصِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ
شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَبَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
وَذَكَرَ وَعَظَ ثُمَّ قَالَ
اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا
فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَاثٌ
لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا
يُرْذِلُكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ فَإِنْ
فَعَلْنَ فَأُجْرُهُنَّ رِقِي
الْمَصَاجِعِ وَأَصْرُ بُرْهَنٍ صَدْرِيَا
غَيْرِ مُبَرَّجٍ فَإِنْ أَطَعْتَكُمْ
فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ
لَكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ حَقًّا وَ
لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا
حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِئَنَّ
فَرْشَكُمْ مَنْ تَكَرَّهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَ

حضرت سلیمان بن عمرو بن
الاحوص سے میرے والد نے حدیث بیان کی
کہ وہ حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا۔ عورتوں
کے ساتھ خیر خواہی کرو۔ وہ تمہارے ہاتھوں
میں مقید ہیں تم سوا اس کے اور کسی بات کا
حق نہیں رکھتے۔ البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی
کا کام کریں تو انھیں ان کی خواب گاہوں
میں علیحدہ کرو اور ان کو معمولی طور پر مار بھی
سکتے ہو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات مان لیں، تو
ان پر الزام تراشی مت کرو۔ عورتوں کا تم پر
اور تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ عورتوں پر تمہارا
حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو دوسروں
سے پامال نہ کرائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔
اور تمہارے گھروں میں ان کو نہ آنے دیں جن کو
تم ناپسند کرتے ہو اور سنو تمہاری بیویوں کا تم
پر حق یہ ہے کہ تم انھیں اچھا کھانا اور اچھے

دین ما جہا

حَقِّهِنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تَحْسِنُوا
الْبَيْتَ فِي كَسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ ۚ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُمَعَةَ ۖ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ وَذَكَرَ
النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ «إِذَا بُعِثَ أَشَقَاهَا»
«إُبْعِثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ
عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ثُمَّ
ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَّظَ فِيهِمْ
فَقَالَ يَعْصِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ
امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَاعَلَّه
يُضَا جُعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے (حضرت
صالحؑ کی) اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والے
کا ذکر فرمایا، آپ نے آیت کریمہ "إِذَا بُعِثَ
أَشَقَاهَا" پڑھی اور فرمایا کہ قوم ثمود کا ایک
طاقتور بدخلق سردار کھڑا ہوا اس کے بعد
آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مائے
میں نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا تم اپنی عورتوں
کو اس طرح مارتے ہو جس طرح غلام کو مارا
جاتا ہے شاید پھر اسی دن اس سے جماع بھی
کرنا ہو پھر آپ نے انہیں ہوا کے خارج ہونے

رَعَّظَهُمْ فِي ضُحْكِهِمْ مِنْ
النَّزْرَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ
أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ ۖ

پر ہنسنے سے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا
تم ایسے کام پر کیوں ہنسنے ہو جسے خود کرتے
ہو۔ (بخاری)

اس حدیث میں بھی بتایا گیا ہے کہ بیوی کی اصلاح کے لیے بیوی کو پہلے
زبانی سمجھایا جائے اور اس میں جو اخلاقی کمزوریاں ہوں انہیں دور کرنے کی کوشش
کی جائے۔ اگر وہ زبانی سمجھانے سے سمجھ جائے تو بہت بہتر ہوگا اگر وہ نرمی سے
درست نہ ہو تو پھر ضرورت کے مطابق اس کی بہتری کے لیے آپ ذرا ساسحت
رویہ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

۶۔ خاوند سے محبت رکھنا

منکوحہ عورت میں خاوند کے لیے محبت کا جذبہ ہوتا بہت ضروری ہے کیونکہ
میاں بیوی میں اگر محبت ہوگی تو دونوں کی زندگی بڑی خوشگوار گزرے گی مگر زندگی
میں کبھی تنگی و عسرت آ بھی جائے تو محبت کی بنا پر بڑی آسانی سے گزر جائے گی۔
اگر عورت کے دل میں خاوند کی محبت بیٹھ جائے تو وہ ہر طرح کی تکلیف بڑی خوشی
کے ساتھ برداشت کر لیتی ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نو جوانوں کو ترغیب
دی ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرو جو بعد میں تمہاری طرف مائل ہو جائے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ كَيْسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوُدَّ
فَإِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمُ الْوُدَّ ۖ

حضرت معقل بن کیسارؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت
کرنے والی بہت بچے جننے والی عورت سے
نکاح کرو۔ کیونکہ میں تمہاری وجہ سے دوسری

امتوں پر غالب آئے والا ہوں۔ (ابوداؤد)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایسی عورت سے شادی کی جائے جس میں بیک وقت دو خوبیاں موجود ہوں یعنی ایک تو وہ خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور دوسرے یہ کہ اس میں کثیر نیچے ہنسنے کا وصف موجود ہو۔ اگر کسی عورت میں ایک وصف موجود ہے لیکن دوسرا نہیں تو اس صورت میں نکاح کرنے کا مقصد پوری طرح حاصل نہ ہو سکے گا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نکاح سے پہلے یہ کیسے پتہ چلے کہ نکاح میں آنے والی عورت میں کیا دونوں وصف موجود نہیں کہ ہیں؟ تو اس کے لیے جب رشتہ دیکھا جائے تو لڑکی کے رشتہ داروں سے ان دونوں باتوں کے بارے میں معلوم کیا جاسکتا ہے کیونکہ کسی خاندان اور کنبہ کا عام مشاہدہ اس کی عورت کے لیے ان صفتوں کا معیار بن سکتا ہے۔ چنانچہ ان اکثر لڑکیوں میں یہ صفات موجود ہوتی ہیں جن کے خاندان اور قرابت داروں میں ان صفتوں کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے عام طور پر چونکہ اقربا کے طبعی اوصاف ایک دوسرے میں سرایت کیے ہوئے ہوتے ہیں اور عادات و مزاج میں کسی خاندان و کنبہ کا ہر فرد ایک دوسرے کے ساتھ یکسانیت رکھتا ہے اس لیے کسی خاندان کی لڑکی کے بارے میں اس کے خاندان کے عام مشاہدہ کے پیش نظر ان اوصاف کا اندازہ لگالینا کوئی مشکل نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ
وَحْيٍ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ
حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دُنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ
اس میں سب سے بڑھ کر جو متاع اور
پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے۔

(نسائی شریف)

الصَّالِحَةُ :

اپنے خاوند سے محبت رکھنے کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِزَهَا لِزَوْجِهَا كَمَا تَلَهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ۖ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی دوسری عورت کی خوبیاں اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری)

اصمعی کہتے ہیں کہ میں ایک گاؤں میں گیا مجھے یہ دیکھ کہ بڑی حیرت ہوئی کہ ایک حسین ترین عورت ایک ایسے مرد کی شریک زندگی تھی جو انتہائی بد صورت اور تنگ دست تھا میں نے اس عورت کے سامنے بھی اظہار حیرت کیا اور پوچھا کہ کیا تم اس جیسے شخص کی بیوی بننے پر خوش ہو؟ اس نیک عورت نے مجھے ڈانٹ کر خاموش کر دیا اور کہنے لگی، میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ اس شخص نے کوئی نیک کام کیا تھا جس کا صلہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی بیوی ہونے کی توفیق سے دیا اور اللہ نے مجھ پر یہ بہت بڑا کرم فرمایا اور یہ کہ ہماری رفاقت میں اللہ کی مرضی شامل ہے۔ بھلا جو چیز اللہ نے میرے لیے پسند فرمائی ہے میں اس پر راضی کیوں نہ رہوں (راحیا للعلوم)

۱۔ گھریلو معاملات میں خاوند سے تعاون کرنا

پورا گھر عورت کی زیر نگرانی ہوتا ہے اس کے نظام کو چلانے کے لیے اسے خاوند سے تعاون کرنا چاہیئے۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ - وَ
الرَّامِيُ رَاعٍ وَالرَّحْلُ رَاعٍ
عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ
رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا
وَذَلِكَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ :

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک
نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے زیر
نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔ امیر حاکم ہے
آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے
خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے۔ پس ہر ایک
نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے
ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔
(بخاری)

عورت کو چاہیے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکے والوں کی بہت زیادہ تعریف اور
بڑائی نہ بیان کرتی رہے کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ہماری
بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی
ہے اس لیے سسرال والے بھڑک کر بہو کی بے قدری اور اس سے نفرت کرتے لگتے ہیں۔
گھر کے اندر ساس بندیں یا جھٹانی دیورانی یا کوئی دوسری عورتیں آپس میں چپکے
چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے
اور نہ یہ جستجو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں اور بلا وجہ یہ بدگمانی بھی نہ
کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک
دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ
بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

عورت کو یہ بھی چاہیے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے
تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی کام کرنے لگے اس سے ساس نندوں کے دل میں یہ اثر

پیدا ہو گا کہ اپنا عکسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھنے لگیں گی جس سے خود بخود ساس نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی خصوصاً ساس، خسر اور نندوں کی بیماری کے وقت عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمارداری میں حصہ لینا پلہ ہیے کہ ایسی باتوں سے ساس، خسر اور نندوں بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبہ محبت پیدا ہو جاتا ہے اور عورت سارے گھر کی نظروں میں وفادار و خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزے تو عورت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز میکے میں آکر چغلی نہ کھائے کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی شکایت میکے میں آکر ماں باپ سے کرنا، یہ بہت ہی خراب اور بری بات ہے سسرال والوں کو عورت کی اس حرکت سے بچد تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابلِ نفرت ہو جاتی ہے اور پھر میاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔

جب تک ساس اور خسر زندہ ہیں عورت کے لیے ضروری ہے کہ ان دونوں کی بھی تابعداری کرے اور خدمت کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے ورنہ یاد رکھو کہ شوہر ان دونوں کا بیٹا ہے اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چانپ چڑھادی تو یقیناً شوہر عورت سے ناراض ہو جائے گا اور میاں بیوی کے درمیان باہمی تعلقات تہس نہس ہو جائیں گے اسی طرح اپنے جیٹھوں، دیہوں اور نندوں بھاء و جوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برتے اور ان سبھوں کی دل جوئی میں لگی رہے اور کبھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے ورنہ دھیان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی کے

سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کے سسرال میں ساس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی یہی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پالا پوسا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑھاپے میں ہم کو بیٹے اور دلہن سے سہارا اور آرام ملے گا۔ لیکن دلہن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ سے الگ تھلگ ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دلہن کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھنجھلاہٹ پیدا ہوگی۔ اس لیے گھر میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور قسم قسم کے فتنہ و فساد شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے تکرار کی نوبت آ جاتی ہے اور پھر پورے گھر والوں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں لہذا بہتری اسی میں ہے کہ ساس اور خسر کی زندگی بھر بھر گزرنے پر کبھی عورت کو الگ رہنے کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیے ماں اگر ساس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے الگ کر دیں تو پھر الگ رہنے میں کوئی ہرج نہیں لیکن الگ رہنے کی صورت میں بھی الفت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے۔ اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد صند اور بٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ میں آگ بگولا ہو کہ الٹ پلٹ شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے لیکن میکے میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لیے میکے میں تو صند اور بٹ دھرمی اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ساس، خسر اور شوہر

۸۔ حفاظتِ عزّت و عصمت

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ
حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ
بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط

نیک بخت عورتیں، فرمانبردار اور خاوند کی عدم
موجودگی میں حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔
جس طرح اللہ نے حفاظت کرنے کا حکم دیا،

(۵) - نساء: (۳۴)

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خُمُسَهَا
وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْصَنَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنی
پانچ نمازیں پڑھے اور اپنے رمضان کے
روزے رکھے اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے

فَرَجَّهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا
فَلْتَدْخُلْ مِنْ آيِ الْبُؤَابِ
الْجَنَّةِ شَاءَتْ ۖ

اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو وہ جنت
کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو
الجنة شاءت ۖ

یہ حدیث اگرچہ پہلے فرمانبرداری کے عنوان میں درج ہو چکی ہے لیکن اسے
دوبارہ یہاں اس لیے درج کیا گیا کہ اس حدیث میں عورت کو حفاظتِ عزت و
عصمت کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ عورت کی شرمگاہ اس کے پاس مرد کی امانت ہے
شادی کے بعد عورت مرد کے لیے ہو جاتی ہے لہذا اپنی شرمگاہ کو مرد کی امانت
سمجھ کر اس کی حفاظت کرنا عورت کا بنیادی فریضہ ہے۔ اس کی حفاظت کے
بارے میں مزید فرمانِ نبویؐ یہ ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
يَقُولُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَعَظَّمَهُ
قَالَ لَا اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ
خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ
عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ
مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا
أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ
فَإِنْ فَعَلْنَ فَأَهْجُرُوهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَاصْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا

حضرت عمرو بن الاحوص جشمیؓ سے روایت ہے
انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ
الوداع کے موقع پر سنا۔ آپؐ نے حمد و ثنا
کے بعد وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا: سُنُوا
عورتوں سے حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔
بیشک وہ تمھاری قید میں ہیں۔ تم اس (جماع)
کے سوال کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ البتہ
یہ کہ وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں اگر
وہ ایسا کریں تو ان کے بستر الگ کر دو۔ اور
انھیں بے ضرر مار مارو۔ اگر وہ تمھاری بات
مان جائیں تو ان کے خلاف راستہ نہ تلاش
کرو۔ سنو! بیشک تمھاری عورتوں پر تمھارے

غَيْرُ مُبْتَرِحٍ فَإِنْ أَطَعَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِمْ سَبِيلًا إِلَّا إِنْ كُنْمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُؤْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَ فِي بُيُوتِكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ إِلَّا وَحَقُّهُمْ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِمْ فِي كَسْوَتِهِمْ

کچھ حقوق ہیں اور تمہارے ذمے عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے ناپسندیدہ افراد کو تمہارے بستر نہ روندنے دیں اور انہیں تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت نہ دیں اور سنو! تمہارے ذمہ ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کے لیے اچھا لباس اور اچھا کھانا مہیا کرو۔

(ترمذی)

(ترمذی)

:-

وَلَطَعَاءِ مِهَنَةٍ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ کا تقویٰ اور خوش خلقی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جہنم میں داخل کرے گی وہ دو خالی چیزیں منہ اور شرمگاہ ہیں۔ (ترمذی)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنْنَ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَّكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَبِيًّا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ اس آیت کی بنا پر ان کا امتحان لیتے تھے، ترجمہ: اے نبی! جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں آئیں اور آپ سے اس پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو شریک نہیں بنائیں گی نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں

یَسِرْنَ وَلَا يُزْنِينَ الزَّوَالَتْ
عَائِشَةُ قَمَنْ أَقَدَّ يَهْدَا مِنْ
الْهُؤُمَنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمُحَنَّةِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقَرَّنَ بِذَلِكَ
مِنْ قَوْلِهِمْ قَالَ لَهْنِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْطَلِيقَتِ
قَدْ بَايَعْتُكُمْ وَلَا وَاللَّهِ مَا
مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ
غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِأَبْكَلَامٍ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِهَا أَمْرًا
اللَّهُ تَعَالَى فَمَا مَسَّتْ كَفَتْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَفَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ
لَهْنِ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ
بَايَعْتُكُمْ كَلَامًا بِهِ
عَنْ عَوْفِ بْنِ - إِلْبٍ إِلَّا شَجْعِي
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

گی الز۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مسلمان
عورتوں میں سے جو عورت ان باتوں کا اقرار
کر لیتی اس کا امتحان منعقد ہو جاتا اور جب
وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے جاؤ میں تمہیں
بیعت کر چکا ہوں۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس
نہیں کیا۔ ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو زبان
سے بیعت کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی
ہیں کہ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے انہی باتوں کا عہد لیا جن کا اللہ تعالیٰ
نے آپ کو حکم دیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی
سے مس نہیں ہوئی۔ آپ جب کبھی ان سے
بیعت لیتے تو زبان پر فرمادیتے کہ میں نے تم
سے بیعت کر لی۔

مسلم شریف

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ“ اور کلمے رخساروں والی عورت قیامت میں
 سَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ ایسے ہوں گے اور یزید بن زریع نے درمیانی
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ مَا يَزِيدُ اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا یعنی وہ
 ابْنُ نَزَّيْعٍ إِلَى الْوُسْطَى وَ جاہ و جمال والی عورت جس کا خاوند فوت ہو
 السَّبَابَةُ امْرَأَةٌ أَمَتْ مِنْ گيا اور اس نے اپنے نفس کو یتیم بچوں کی وجہ
 زَوْجَهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ سے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ جدا ہو گئے
 جَمَالٍ وَ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى یا مر گئے۔

(البوداؤد)

يَتَامَاهَا حَتَّى يَأْتُوا وَمَا تُلُوا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا دنیا میں چار چیزیں ایسی ہیں جس کو یہ چیزیں مل گئیں تو سمجھ لو کہ دین و دنیا کی
 بھلائی و راحت مل گئی۔ (۱) شکر گزار دل (۲) ذاکر زبان (۳) صابر بدن (۴) نیک
 بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں کوئی گناہ نہیں کرتی۔ (طبرانی)

۹. خاوند کی عیب جوئی کی ممانعت

بیوی کو چاہیے کہ خاوند کی عیب جوئی نہ کرے اور نہ ہی بدتمیزی والی زبان
 استعمال کرے بلکہ اپنے آپ کو اپنے خاوند کی غیبت سے بچائے۔ خاوند میں کوئی
 ناپسندیدہ عادت بھی ہو تو اسے دوسروں میں بیان نہ کرے۔ مگر اکثر دیکھا گیا ہے
 کہ اس کو برائی خیال ہی نہیں کرتی، لہذا جو عورت دنیا اور آخرت میں اللہ کی نظر
 میں اچھا رہنا چاہتی ہے تو اسے کبھی خاوند کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیے۔ ایک
 حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت خاوند کے عیب کو
 بیان کرے وہ دوزخ کی آگ اپنے اوپر تیز کرے اور اپنا ٹھکانا دوزخ میں

کرے۔ (دہلوانی)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں کسی شخص پر عیب لگانے کے لیے ایسی بات کہے گا جس سے وہ بری ہے تو اللہ تعالیٰ پر واجب ہوگا کہ وہ قیامت کے دن اسے دوزخ کی آگ میں پگھلائے۔ (احیاء العلوم - ج ۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ وَ
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ
عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ
اللَّهُ وَشَرُّ عِبَادِ اللَّهِ
الْمُسْتَأْذِنُونَ بِالنِّمَمَةِ الْمَفْرُوقُونَ
بَيْنَ الْأَحَبَّةِ الْبَاغُونَ
الْبُرَاءِ الْعَنَتِ ۖ

حضرت عبدالرحمن بن عنم اور حضرت اسماء بنت
یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندوں
میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب انھیں دیکھا
جائے تو اللہ یاد آجائے۔ اور اللہ کے بندوں
میں سے بُرے وہ ہیں جو چغلی کے لیے
چلنے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے
اور پاکباز لوگوں کے عیب ڈھونڈنے والے
ہیں۔ (بیہقی)

۔۔۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک مجلس میں مردوں کو مخاطب کر کے پوچھا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو
اپنی بیوی کی راز کی باتیں پوشیدہ رکھتا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول
اللہ! ایسے لوگ ہیں۔ تب آنحضرتؐ نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے
جو اس فعل کو لوگوں سے بیان کرتا پھر تلبہ کہ میں نے اپنی بیوی سے ایسا کیا دلیا
کیا۔ یہ سن کر لوگ خاموش رہے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے عورتوں سے مخاطب
ہو کر پوچھا کیا تم میں کوئی ایسی عورت ہے جو اپنے شوہر کی خاص باتیں دوسری

عورتوں کے سامنے بیان کرتی ہو، یہ سن کر عورتیں بھی خاموش رہیں۔ کچھ دیر بعد ایک جوان عورت اپنے زانو کے بل کھڑی ہوئی اور آگے بڑھ کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! ایسی باتیں مرد بھی کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد یا عورتیں ایسی باتیں کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے کوچہ و بازار میں صحبت کرتا ہے اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیتا ہے۔ حالانکہ لوگ ان کو دیکھ رہے ہوتے ہیں، لے لوگو یاد رکھو کہ ایسی حرکتیں کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کے شایان شان نہیں۔

(دغنیۃ الطالبین)

حضرت ابوالحسن خرقانیؒ اپنے دور کے اکابر اولیاء میں سے تھے۔

حکایت | ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت گھر پر نہ تھے انھوں نے آپ کی بیوی سے آپ کے متعلق پوچھا۔ حضرت ابوالحسنؒ کی بیوی نے کہا کہ تم لوگ کتنے بیوقوف ہو کہ ایک جھوٹے مکار انسان کو دلی سمجھ کر اپنا وقت برباد کر رہے ہو۔ جس شخص کو تم دلی سمجھتے ہو وہ اس وقت میرے لیے جنگل سے لکڑیاں لینے گیا ہوا ہے۔

بوعلی سینا جنگل کی طرف چلے گئے۔ راستے میں انھوں نے دیکھا کہ حضرت ابوالحسن لکڑیوں کا گٹھا شیر پر لا کر آ رہے ہیں۔ وہ بڑے حیران ہوئے اور ڈر کے مارے ایک درخت کے پیچھے چھپ گئے۔ قریب آکر حضرت ابوالحسن نے پکارا، ”بوعلی سینا! سامنے آ جاؤ اور شیر سے مت ڈرو۔“ اب تو بوعلی سینا اور حیران ہوئے اور عرض کی ”حضرت! میرا نام آپ کو کیسے معلوم ہو گیا؟“ فرمایا اللہ نے میرے دل کو روشن کر دیا ہے اس لیے وہ سب باتیں دل میں ڈال دیتا ہے۔ پھر بوعلی سینا نے آپ کو آپ کے گھر کا قہر سنایا اور آپ کی بیوی کے آپ کے متعلق خیالات بتائے

اور عرض کی کہ حضرت! آپ اتنے بڑے ولی ہیں اور آپ کی بیوی اتنی گستاخ، آپ نے فرمایا بوعلی سینا دیکھو۔ انسان کو اوقات میں رکھنے کے لیے ان کی بیویوں کو ایسی ہی باتیں کرنی چاہئیں۔ میری بیوی ایک سادہ لوح بکری کی مانند ہے۔ میں اس کی سادہ لوحی کو برداشت کرتا ہوں اور اسی تحمل اور قوت برداشت کا نتیجہ ہے کہ میں نے اس شیر کو قابو کر رکھا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک دن میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ اگر تم مجھے ہوا میں پرندوں کی مانند اڑ کر دکھاؤ تب میں تمہیں مانوں گی۔ میں نے اسے اڑ کر دکھایا مگر وہ بولی، تم اڑتے تو ہو مگر تمہاری اڑان پرندوں کی طرح نہ تھی۔ اس لیے میں تمہاری ولایت کو نہیں مانتی۔ (اخبار الصالحین ص ۸۲)

حکایت | ابوالحسن خرقانی کی بیوی کے متعلق بہت سے واقعات تذکرہ نگاروں نے لکھے ہیں۔ ان کی بیوی ان کی عبادت و ریاضت سے سخت نالاں تھی اور اکثر ان کی ولایت کو مکاری اور فریب کاری کہا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اپنے دور کے بڑے بزرگ شیخ ابوسعید اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ابوالحسن خرقانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت نے اپنی بیوی سے کہا کہ مہمانوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ بیوی نے نہایت ناگواری سے کہا کہ گھر میں کچھ ہو تو کھانا تیار کروں، تمہارے جیسے قلاش آدمی کے گھر مہمان آتے ہی کیوں ہیں؛ حضرت ابوالحسن نے کہا اے نادان عورت! اہمہ بول کہیں مہمان تمہاری گفتگو نہ سن لیں۔ مگر آپ کی بیوی نے آپ کی ایک نہ سنی اور بولتی گئی۔ حضرت نے پھر کہا، تم اپنی زبان بند کرو، کھانے کا انتظام وہ خود کرے گا جس نے مہمان نیبھے ہیں۔

بیوی نے تمسخرانہ انداز میں کہا اچھا آج میں بھی یہ ناشاد کھیتی ہوں کہ تو کس طرح کھانے کے لیے ڈرامہ کرتا ہے۔ حضرت ابوالحسن نے خادم سے پوچھا کہ گھر میں کتنی روٹیاں ہیں؟ اس نے کہا چار روٹیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا لے آؤ اور جب

وہ روٹیاں لے آیا تو آپ نے روٹیاں ٹوکری میں رکھ کر اوپر کپڑا ڈال دیا اور پھر خادم سے کہا کہ روٹیاں تقسیم کرتے وقت ٹوکری کے اوپر سے کپڑا ہرگز نہ ہٹانا اور جتنے لوگ موجود ہیں ان میں روٹیاں تقسیم کر دو اور پھر خدا کی شان دیکھو، خادم نے حکم کی تعمیل کی اور حیران رہ گیا کہ اتنے مہمانوں نے روٹیاں کھائیں مگر روٹیاں ختم ہی نہ ہونے میں آ رہی تھیں۔ خادم نے ابوالحسن کی بیوی کو جب یہ بات بتائی تو اس نے فوراً ٹوکری سے کپڑا اٹھا دیا اور کہا کہاں ہیں روٹیاں جو تمہارے جلی پیر نے بنائی ہیں! مگر اندر سے وہی چار روٹیاں نکلیں۔ وہ بولی کہ میں نہ کہتی تھی کہ یہ جھوٹ ہے اتنی روٹیاں کہاں سے آ سکتی ہیں۔ حضرت ابوالحسن بولے، اے اللہ کی بندی! اگر تو یقین نہیں کرتی نہ کہ اللہ نے اپنے بندے کا بھرم رکھ لیا، اور مہمان شکم سیر ہو چکے ہیں۔ بیوی پر پٹختی چلی گئی۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۲۷۷)

۱۰۔ خاوند کو ستانے کی ممانعت

خاوند کو ستانا کوئی اچھی بات نہیں بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کو مختلف طریقوں سے تکلیف پہنچاتی ہیں اور خود کو حق بجانب خیال کرتی ہیں۔ حالانکہ انھیں چاہیے تو یہ کہ خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے خاوند سے گھریلو تعلقات استوار رکھیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خاوند کو دکھ پہنچا کر گھر کا سکون خراب ہو جاتا ہے اور میاں بیوی بلکہ بچوں کے لیے زندگی گزارنا مشکل ہو جاتی ہے۔ عورت کی اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرماتے ہوئے صریح فرمایا ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاذ بن جبل کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب

لَا تُؤْذِيْ اِمْرَاَةً زَوْجَهَا كُوْنِيْ عَوْدَتِ اِنْتِ خَاوِدَةً كُوْنِيْ تَكْلِيْفٌ بِهِنِجَانِيْ هِي
 اَلَا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنْ اَلْحُوْرِ اَلْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ
 اَللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ كِيُوْنَكُمُ يَهْتَرِيْ بِاَسْ چنڊ روز کے ليے ہے
 دَخِيْلٌ اَوْ يَشْكُ اَنْ يُّفَارِقَكَ غَمَقَرِيْبٌ يَهْتَجُّ چھوڑ کر بارے پاس آ
 اَلَيْنَا ۛ جاے گا۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو لگے جہان میں جنت میں داخل کیا
 جاے گا۔ یہ جنت سکون اور چین کا مقام ہے۔ اس جنت میں ہر جنتی کو مسرت ہی
 مسرت حاصل رہے گی۔ غم اور پریشانی بالکل نہ ہوگی جس طرح کہ دنیا کی زندگی میں
 پریشانی ہوتی ہے۔ اس جنت میں مومن مردوں کے لیے اپنی نیک اور صالح بیویاں
 بھی ہوں گی اور ان کے علاوہ جنتی حوریں (عورتیں) بھی ہوں گی جو اس مومن مرد کو ہر
 لحاظ سے آسائش بہم پہنچائیں گی۔

حور کا معنی ہے سفید رنگ والی عورت اور عین جمع ہے عینا کی جس کا معنی
 ہے بڑی آنکھ والی عورت۔ یہ عورتیں جس و جمال میں بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر ہونگی
 مگر دنیا والی جو عورتیں جنت میں داخل ہونگی وہ ان سے زیادہ حسین و جمیل ہونگی
 حوریں اور جنتی عورتیں مردوں کو ملیں گی۔ جنتی مرد بھی بہت زیادہ حسین و جمیل ہونگے
 آپس میں ان مردوں اور ان دونوں قسم کی بیویوں کے درمیان بے انتہا محبت ہوگی
 کسی کے دل پر کسی کی طرف سے ذرا سا میل بھی نہ آئے گا۔ یہ جنتی حوریں منتظر ہیں
 کہ اپنے پیارے شوہروں سے ملیں جو ان کے لیے مقرر ہیں لیکن جب تک یہ شوہر
 دنیا میں ہیں اس وقت تک ان سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔ مرنے کے بعد
 قبر کی زندگی گزار کر جب میدان حشر سے گزر کر جنت میں جائیں گے تو یہ حوریں انھیں

مل جائیں گی تو ان حوروں کو اپنے شوہروں سے اب بھی ایسا تعلق ہے کہ دنیا والی بیوی جب جنتی مرد کو ستاتی ہے تو جنت میں ملنے والی حوریں کہتی ہیں کہ اسے نہ ستا۔ یہ تیرے پاس چند دن ہے۔ غم قریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا اس کی قدر ہم کریں گی۔ ہمارے ساتھ ہمیشہ رہنے والے شوہر کو تو تکلیف نہ دے۔ حوروں کی اس بات کی آواز دنیا کی عورتوں کے کان میں تو نہیں آتی مگر خداوند قدوس کے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ بات امت کی عورتوں تک پہنچا دی ہے۔ جو لوگ نیک عمل کرتے ہیں، حرام کام سے بچتے ہیں۔ روزہ نماز کے پابند ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو بیویاں نہ یادہ ستاتی ہیں، ان کی ایذا رسانی سے متاثر نہ ہو کہ جنتی حوریں ان کو بد دعا دیتی ہیں کہ تمھارا بڑا ہو۔ اس چند روزہ دنیاوی مسافر کو نہ ستاؤ۔ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔ لہذا عورتوں پر لازم ہے کہ حور عین کی بد دعا سے بچیں۔

۱۱۔ خاوند کی دل آزاری سے اجتناب

عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی صورت و سیرت پر نہ طعنہ مارے نہ کبھی شوہر کی تحقیر اور اس کی ناشکری کرے اور ہرگز ہرگز کبھی بھول کر بھی اس قسم کی جلی کٹی بولیاں نہ بولے کہ ہائے اللہ! میں اس گھر میں کبھی سکھی نہیں رہی۔ ہائے ہائے میری توساری عمر مصیبت ہی میں کٹی۔ اس اجڑے گھر میں آکر میں نے کیا دیکھا۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں بیاہ دیا۔ مجھ نگوڑی کو اس گھر میں کبھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ ہائے میں کسی پھکڑ اور دلدر سے بیاہی گئی۔ اس گھر میں تو ہمیشہ اتنی ہی بولتا رہا۔ اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں سے شوہر کی دل شکنی یقینی طور پر ہوگی جو میاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر پھری پھیر دینے کے

برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسنوں کو سن سن کر عورت سے بیزار ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اٹھ کھڑا ہوگا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی ناو ڈوب جائے گی جس پر تمام عمر پچھتا نا پڑے گا مگر افسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعنے اور کوسنے دیتی ہی رہتی ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرتی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو بکثرت دیکھا۔ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں بکثرت جہنم میں نظر آئیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بری خصلتوں کی وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو لیکن اگر کبھی ایک ذرا سی کمی تمہاری طرف سے دیکھ لیں گی تو یہی کہیں گی کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں (بخاری ج ۱ ص ۹)۔

اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آجائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہرگز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ زیادہ بڑھ جائے۔ اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ میں جھگڑا عورت کو برا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ خود روٹھ کر اور کال پھلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مانے اسے منالے۔

اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جیب بھی عورت کو تن کر اور منہ بگاڑ کر بیٹھ نہیں رہنا چاہیے بلکہ شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری ظاہر کر کے شوہر کو خوش کر لینا چاہیے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا، اس کا مرتبہ بہت بلند ہے، اپنے

شوہر سے معافی تلافی کرنے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لیے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کر لے۔

۱۲۔ خرچے میں خاوند سے تعاون کرنا

عورت کو چاہیے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ اپنا گھر سمجھ کر سہنسی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے اگر کوئی تزیور یا کپڑا یا سامان پسند آجائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لاسکے تو کبھی ہرگز ہرگز شوہر سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ کرے نہ غصہ سے منہ پھلائے نہ طعنہ مارے نہ افسوس ظاہر کرے بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر شوہر خود پوچھے کہ میں تمہارے لیے کیا لاؤں تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کرے۔ اور جب شوہر چیز لائے تو وہ پسند آئے یا نہ آئے مگر عورت کو ہمیشہ یہی چاہیے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا اور اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر جھگڑے لڑائی کا بازار گرم ہو جائے گا اور میاں بیوی کی شادمانی و مسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔ فرمان نبویؐ ہے:

عَنْ عَدْلَشَةَ قَالَتْ قَالَ

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كُفْرٍ كَالْمَرْأَةِ الْمَرْفُوعَةِ
 طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرِ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَ
 لَزَوْجِهَا أَجْرُهَا بِمَا كَسَبَ وَ لِلخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ رَدَّ
 يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا ۚ

بوتا۔ (بخاری)

ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ
 نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے زندگی
 بسر ہوتی رہے۔ اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بیجا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے
 اس لیے کہ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ
 اپنے سر پر اٹھالیا اور خدا نہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں
 پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لیے
 ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو بھی کچھ ملے خدا کا شکر ادا کرے
 اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو آمدنی
 سے ہرگز نہ بڑھنے دے۔

عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے
 لیے نوکرائی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا کام کاج خود کر لیا کرے اس میں ہرگز
 نہ عورت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتہ چلتا
 ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا بھی یہی

معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ کنویں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پیٹھ پر مشک لا کر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آٹا بھی پیس لیتیں تھیں اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں چھلے پڑ جاتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زیدؓ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لیے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھلیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں۔ اور گھوڑے کے لیے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کی مالش بھی کرتی تھیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَلْعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا ۖ

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا وہ کھانا بھی نہ دے؟ تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال کی بہترین چیز ہے۔

(ترمذی)

عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے کیونکہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہر کو چڑ پیدا ہوتی ہے اور شوہروں پر غیرت سوار ہو جاتی ہے کہ میری بیوی مجھ پر حکومت جتاتی ہے اور میری آمدنی خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے۔ اس چڑ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح

عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کے کہیں آنے جانے پر روک ٹوک نہ کرے نہ شوہر کے چال چلن پر شبہ اور بدگمانی کرے کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں فساد و خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ عَلَى ابْنَاؤُنَا وَأَبْنَاؤُنَا وَآزْوَاجُنَا نَمَاحِلُ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْتَهُ وَتُهْدِيْنَهُ

حضرت سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلند قامت خاتون نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا، یا نبی اللہ! ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں۔ ہمارے لیے ان کے مالوں میں سے کیا خرچ کرنا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھاؤ بھی اور ہدیہ بھی دو۔ (ابوداؤد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرٍ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مرد کی کمائی سے اس کے کہے بغیر خرچ کرے تو اُدھا اجر عورت کو ملتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد سے پوچھے بغیر بھی عورت اس کی کمائی سے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کر سکتی ہے البتہ یہ اس وقت ہے کہ جب عورت کو یہ علم ہو کہ مرد عورت کے اس تصرف پر ناراض نہیں ہوگا۔

۱۳۔ اختلافات کی صورت میں سمجھداری سے کام لینا

میاں بیوی میں بعض اوقات کسی نہ کسی بات پر ناراضگی بھی ہو جاتی ہے۔ غصہ ٹھنڈا ہوتے پر دونوں اسے رفع دفع کر دیں لیکن جذبات میں آکر گھریلو اختلافات کو اس حد تک نہ بڑھائیں کہ علیحدگی تک نوبت پہنچ جائے۔ خدا نخواستہ اگر کشیدگی بہت زیادہ بھی بڑھ جائے تو پھر بھی طلاق دینے میں جلدی نہ کرے بلکہ اپنے آنے والے وقت کے بارے میں سوچے۔ اگر بیوی سے اولاد ہو تو اس کے مستقبل کا خیال کرے۔ اہل دانش سے مشورہ لے۔ خاندان کے کسی ہمدرد شخص کے ذریعے اپنے اور اپنی بیوی کے اختلافات کو دور کرانے کی کوشش کرے۔ اگر نباہ کی کوئی صورت نکل آئے تو پھر ضرور اپنے گھر کو آباد رکھے کیونکہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مسئلے پر دانشمندانہ قدم اٹھانے کا حکم فرمایا ہے۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي أَمْرًا فِي لِسَانِي شَيْءٌ يُعْنِي الْبَدَأَ قَالَ طَلَّقَهَا قُلْتُ إِنِّي لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرَّهَا يَقُولُ عِظَهَا فَإِنَّ نَيْكَ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقِيلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ طَعْنَتَكَ مَرْيَكَ أُمِّيَّتَكَ

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میری بیوی زبان دراز ہے۔ فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ عرض کیا کہ میری اس سے اولاد ہے اور ایک عرصہ صحبت مہربی ہے۔ فرمایا تو اسے نصیحت کر دو۔ اگر اس میں بھلائی ہوگی تو نصیحت قبول کرے گی اور اسے لونڈی کی طرح نہ پیٹنا۔

(ابوداؤد)

حدیث میں بتایا گیا ہے کہ پہلے اپنی بیوی کو زبانی نصیحت و تنبیہ کے ذریعے

زبان درازی اور فحش گوئی سے باز رکھنے کی کوشش کرو اگر اس پر زبانی نصیحت و تنبیہ کا کوئی اثر نہ ہو تو پھر اس کو مارو لیکن بے رحمی کے ساتھ نہ مارو۔ اس کے باوجود اگر عورت نہ سمجھے اور طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے ورنہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ بعض جاہل فرد افراد سی باتوں پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور پھر پچھتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ غصہ میں طلاق دی تھی، کبھی کہتے ہیں کہ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی۔ غصہ میں بلا اختیار طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا، کبھی کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں۔ حالانکہ ان کم علم لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب صورتوں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ اس لیے اختلاف کی صورت میں بڑی سمجھداری سے کام لینا چاہیے۔



بیوی کے حقوق

اسلام نے عورت کو چادر اور چادر دیواری کے اندر احترام کا خاص مقام عطا کیا ہے اور ہر لحاظ سے اس کے حقوق مقرر فرما دیے ہیں تاکہ اس کی کسی قسم کی حق تلفی نہ ہو۔ عورت چونکہ پیدائشی لحاظ سے صنفِ نازک ہے اس لیے اس کی دلجوئی حقوق کی ادائیگی اور عمدہ اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ اور عورتوں کے ساتھ اچھے طریقوں سے
فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكُنَّ حَتَّى تَرْضَوْهُنَّ ۚ لَوْلَا مَا جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرًا ۝
فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكُنَّ حَتَّى تَرْضَوْهُنَّ ۚ لَوْلَا مَا جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرٌ كَثِيرًا ۝
نہ کی بسر کر و پھر اگر تم ان سے نفرت کرو تو
شاید تمہیں کوئی چیز پسند نہ آئے اور اللہ تعالیٰ
اس میں بہت بھلائی رکھی ہو۔ (نساء: ۱۹)

اس فرمانِ خداوندی میں یہی تاکید کی گئی ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو کیونکہ یہاں بیوی کی خانگی زندگی میں جب دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے طریقے سے رہیں گے تو لا محالہ دونوں کو راحت، مسرت اور سکون حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے باہرے میں جو احکام نازل فرمائے ہیں ان میں واضح طور پر اسی بات پر زور دیا ہے کہ آپس میں پیار محبت سے رہو ایک اور مقام پر ارشاد ہوا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ
أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو
مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی پر زندہ
کر دیں گے اور ضرور ان کا اجر دیں گے جو ان کے

أَجْزَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ .
(پ ۱۲ - نحل : ۹۷)

یہاں بتایا گیا ہے کہ مرد ہو یا عورت جب وہ نیک کام کریں گے تو اس کا ہم بہتر اجر دیں گے۔ مرد کو عورت کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنا زندگی کے صالح اعمال میں سے ہے اس لیے مرد کو چاہیے کہ احسن طریقے سے عورت کے حقوق ادا کرے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ
مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا
أَلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً
وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝
اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے
لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ
ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں
محبت اور رحمت رکھی۔ بیشک اس میں
نشانیاں ہیں غور و فکر کرنے والوں کے لیے

(پ ۲۱ - روم : ۲۱)

۞

اللہ کے اس فرمان میں یہی بات بتائی گئی ہے کہ میاں بیوی آپس میں صلح
امن، دلی محبت اور یک جہتی کے ساتھ رہیں اور آپس کے تعلقات میں ایک
دوسرے کے لیے فیاضانہ رویہ اختیار رکھیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا گیا ہے:
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
سَرَ حَوْضٍ ۚ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَ
لَا تُسْكُوهُنَّ ضَرَارًا ۚ
لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَقَدْ ظَلَمَ لِنَفْسِهِ ۚ
تو ان کو بھلائی کے ساتھ روک رکھو یا حوائی
کے ساتھ چھوڑ دو اور انھیں ضرر دینے کے
لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا
کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔
(پ ۲، بقرہ : ۲۳۱)

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر میاں بیوی سلوک اتفاق سے اپنی زندگی نہ گزار

سکتے ہوں تو پھر بھی خاوند کو چاہیئے کہ احسن طریقے سے نیکی کے ساتھ یا تو بیوی کو روک لے یا اسے علیحدہ کر دے۔ غرضیکہ بیوی کے ساتھ ہر وقت بھلائی کرنے کا درس دیا گیا ہے۔ بیوی کے حقوق کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ بیوی سے حسن سلوک

مردوں کو چاہیئے کہ اپنی عورتوں سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خانہ کے ساتھ ہمیشہ بہت عمدہ سلوک کیا بلکہ آپ کا حسن خلق تو بے مثل ہے اور امت کے لیے مشعل راہ ہے۔ عموماً بیوی کی صلاحیت کسی نہ کسی لحاظ سے مرد سے کم رہتی ہے اس کے باعث بیوی کے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں عورتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

وَأَخَذْنَ مِنْكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۖ وَهُنَّ حَتَمٌ عَلَىٰ عُنُقِكُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتُمْ عَدُوًّا لَّكَانَ وَجْهُكِ لِيَوْمِئَذٍ ۚ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّاسِ ۙ (۲۱)

سورہ بقرہ میں خاوند بیوی کے تعلق کو انتہائی بلیغ الفاظ میں اس طرح سمویا گیا ہے:

هُنَّ يَبَاسٌ لِّكُمْ وَأَنْتُمْ يَبَاسٌ لَّهُنَّ ۚ عَوْرَتُنَّ لَكُمْ حَافِيَةٌ ۚ لِيَسْتَأْذِنَ بِلِباسِهَا ۚ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّاسِ ۙ (۱۸۷)

کا لباس ہو۔ (بقرہ: ۱۸۷)

انسانی عظمت حسن اخلاق میں ہے کیونکہ اچھائی اور نیکی اخلاق ہی سے پہچانی جاتی ہے اس لیے اسلام میں دوسروں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس لیے بیوی سے ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے اور نیکی روز قیامت کو کام آنے والی ہے۔ بیوی بچوں سے حسن سلوک کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَ أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ ۖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے اور اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ (ترمذی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کے حق میں خوش اخلاق اور مہربان ہوں لہذا بیوی پر شفقت کا رویہ رکھنا کمال ایمان کی دلیل ہے۔ یہی بات ایک اور حدیث پاک میں یوں بیان فرمائی گئی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ مَا حَيْكُمُ قَدْ عَوَّكُم ۖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا ہو اور میں تم سے بہترین ہوں اپنے گھر والوں کے لیے اور جب تمہارا ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔

(ترمذی، دارمی)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کی مخلوق کے نزدیک تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی اپنے بچوں، اپنے عزیز واقارب اور اپنے خدمتگاروں ماتحتوں کے ساتھ بھلائی اور اچھا سلوک کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا بھلائی اور اچھا سلوک کرنا اس کی خوش اخلاقی و خوش مزاجی پر دلالت کرتا ہے۔

یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ
إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ
خَيْرًا لَكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ
حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے
کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو اخلاق
میں ان میں سے اچھا ہے اور تم میں سے
بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے
اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ (ترمذی)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ مومنین میں کامل ترین ایمان اس شخص کا ہے
جو ان میں بہت زیادہ خوش اخلاق ہو یعنی پوری مخلوق خدا کے ساتھ خوش
اخلاقی کا برتاؤ کرے اور تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر
ہے (کیونکہ عورتیں اپنے عجز و انکساری اور کمزوری کی بنا پر زیادہ مہربانی اور
مروت کی مستحق ہیں) پس مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی
سے پیش آئیں۔ ان کی کم عقلی کے پیش نظر عفو و درگزر سے کام لے اور اگر کسی
بات پر ان سے تکلیف اور بخشش پہنچ جائے تو اس سے ناراضگی کا اظہار
نہ کرے۔

عورت کے خاوند پر پانچ قسم کے حقوق | فقیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوہر
پر عورت کے پانچ طرح

کے حق لازم ہیں۔ ایک یہ کہ گھر سے باہر اس کے کام کاج سنوایے اور اسے
گھر سے باہر نہ جانے دے کہ وہ عورت ہے جس کا بلا وجہ نکالنا گناہ اور بے مروتی
ہے۔ دوسرے یہ کہ نماز روزہ وغیرہ احکام کے متعلق بقدر ضرورت مسائل
اسے سکھائے اور اسے گھر سے باہر نہ جانے دے تیسرے یہ کہ اسے حلال کھانا
کھلائے کیونکہ حرام غذا سے پیدا ہونے والا گوشت دوزخ میں پھلایا جائے گا۔

یہ بات بھی خاوند کے اخلاقی قرائن میں شامل ہے کہ اگر عورت بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر نقش بٹھا دے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بیحد محبت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی۔ اور وہ شوہر کی خدمت گزاری میں اپنی جان لڑا دے گی۔

بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ خاوند اس کے اخراجات کا بندوبست کرے

عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَوِيَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ
حَكِيمِ بْنِ مُعَوِيَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ

النِّسَاءُ عَلَى الزَّوْجِ قَالَ أَنْ جِيسَا خُودِ كَهَائُ وِيسَا اسے کھلائے جیسا خود
يُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمَ - وَأَنْ يَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَى وَلَا يَقْرِبُ نَمَارے اور اس کو برائے کہے اور گھر کے
الْوَجْهَ وَلَا يَقْبِضُ وَلَا يَهْجُرُ علاوہ تنہا کہیں نہ چھوڑے۔
إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ (ابن ماجہ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس حیثیت کا کھانا مرد خود کھاتا ہو اور جس
حیثیت کا لباس وہ خود پہنتا ہو اور جیسی ریش میں وہ خود رہتا ہو اس حیثیت کا
اپنی بیوی کو کھلائے پلائے اور پہنائے۔ اگر خاوند صاحب حیثیت ہو تو اسے بیوی
پر خرچ کرنے میں نہ کبجوسی کرنی چاہیئے اور نہ ہی حد سے زیادہ خرچ کرنا چاہیئے
کیونکہ فضول خرچہ اسراف میں شامل ہے بلکہ اعتدال کے طریقے پر چلتا چاہیئے
بیوی خاوند کی رضا مندی سے اگرچہ اپنے مال باپ کے گھر کیوں نہ رہتی ہو اس
' زچہ پھر بھی خاوند کے ذمے ہوگا۔

نفقہ میں فراخی کا صلہ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی
عورت کے نفقہ میں فراخی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
اس کو قیامت کے روز غنی کر دے گا اور بہشت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی رفعت
عنایت فرمائے گا۔ (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اخراجات کے سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہنی
چاہیئے کہ بیویوں پر خرچ ہونے والا مال بھی راہِ خدا میں خرچ کیے جانے والے مال
کی طرح اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے۔ مرد کو چاہیئے کہ نفقہ کی فراخی رکھے
عورت کو بھوکا نہ مارے اور نہ تنگ رکھے۔

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ بیوی بچوں کا فکر کرنا اور ان کے راحت و آرام

کے لیے جدوجہد کرنا راہِ خدا میں جہاد کرنے کے برابر ہے، حلال رزق کے لیے جدوجہد کرنا اور دین کی طرف رہنمائی کی کوشش کرنا ہر شوہر پر فرض ہے (احیاء العلوم - ج ۲)

اہل و عیال پر خرچ کرنے کا اجر | مرد اپنی زندگی میں جتنے بھی اخراجات کرتا ہے ان سب میں سے بیوی اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر سب سے زیادہ ہے اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَعَدَّ قَتِيلَةً عَلَى مُسْلِكَيْنِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرَ الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جس کو تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا، جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو۔ (مسلم)

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی تاکید | اللہ کی راہ میں دینے سے پہلے اپنے اہل و عیال کے اخراجات کو

پورا کرنا شرعاً ضروری ہے۔ ایسی خیرات کا کوئی فائدہ نہیں جس سے بیوی کے خرچہ کو توپس پشت ڈال دیا جائے اور دوسرے لوگوں کو اللہ کی راہ میں دے دیا جائے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ پہلے اپنی بیوی

کے اخراجات پورے کرو۔ اگر اس سے بچے تو پھر دوسروں کو دے سکتے ہو۔
 عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُدَارَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا قَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانٍ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَبَدُ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلَا مَلَكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ۖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچ گئی آپ نے اس سے پوچھا کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا حضرت نعیم بن عبد اللہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ اور وہ درہم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیے آپ نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو۔ پھر اگر کچھ بچے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو۔ پھر اگر اپنے اہل و عیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر اپنے سامنے، اور اپنے دائیں اور بائیں۔

(مسلم شریف)

بیوی کو کھانا اللہ کی راہ میں دینے کی مانند ہے | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے گا پس وہ مدقہ ہے اللہ کے مال سے اسے اس کا اجر ملے گا اور یقیناً وہ ایک غازی کا ثواب پائے گا۔ (ذبیہتی)

خاوند کے مال سے کھلتے کا حق | بقدر ضرورت خاوند کے مال سے عورت کے لیے کھالینا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ ابْنْتُ عُثَيْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَيْسِرٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَنَا عِيَالًا قَالَ لَا إِلَّا بِالسَّعْدُوفِ ۖ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حضرت ابوسفیان کی بیوی) ہندہ آئیں اور کہنے لگیں ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں اگر میں ان کے مال میں سے کچھ رقم لے کر (انہیں بتائے بغیر) بچوں پر خرچ کروں تو کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا اگر دستور کے مطابق مال لے کر خرچ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری)

بخل کی مذمت | مال ہوتے ہوئے عورت کے لیے خرچ کرنے میں بخل کرنا اچھا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مذمت فرمائی ہے۔

ایک دفعہ ایک خاتون جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا شوہر مجھ سے بہت بخل کرتا ہے حتیٰ کہ اٹا گوندھنے تک کو برتن نہیں دیتا اور میں کوئی کسب اور کوئی ہنر نہیں جانتی جس سے اپنا خرچہ اٹھالوں مجھے بڑی پریشانی ہو رہی ہے، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تجھ پر بہشت حلال ہو گئی اور نیزے شوہر پر دوزخ واجب ہوئی۔ (مسلم)

بیوی کا خرچہ رزق حلال سے دیتا چاہیے | ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز بندے

کو میزان اعمال کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے پاس پہاڑوں کے برابر نیکیاں ہوں گی۔ اس سے اہل خانہ کی دیکھ بھال اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے متعلق سوالات کیے جائیں گے۔ اسی ضمن میں اس سے مال کے سلسلے میں بھی باز پرس کی جائے گی کہ کہاں سے حاصل کر کے اپنے اہل و عیال کو کھلایا اور کس جگہ خرچ کیا۔ اس سے مال کے سلسلے میں جو مطالبات اس پر ہونگے وہ اس کی تمام نیکیوں پر حاوی ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک نیکی بھی باقی نہیں رہے گی۔ اس وقت فرشتے کہیں گے یہ وہ شخص ہے کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی نیکیوں کو کھلایا اور اس کے تمام افعال حسنہ کھا گئے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جو لوگ آدمی سے آکر پیش گئے وہ اس کے عیال و اطفال ہوں گے۔ وہ لوگ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کریں گے اور عرض کریں گے یا اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے ہمیں اندھیرے میں رکھا اور حرام غذا سے ہمارا پیٹ بھرا۔ اس سے ہمارا بدلہ لے چنانچہ اس شخص سے بدلہ لیا جائے گا۔ (احیاء العلوم)

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گناہ کے ذریعے مال حاصل کرے پھر اس مال سے صلہ رحمی کرے یا صدقہ میں دیدے یا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے یا اہل و عیال کا خرچہ اٹھائے اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔ مختار بہترین دین تقویٰ ہے (احیاء العلوم)

نفقہ میں اللہ کی خوشنودی کو مد نظر رکھا جائے | بیوی کے لیے اس کا خاوند جو خرچہ بھی کرے

اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر رکھے ایسا کرنے سے اسے بے پناہ ثواب

ملے گا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَإِنَّكَ لَنُ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجَهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِيْهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے اس کا ثواب بھی پاؤ گے۔

(بخاری و مسلم)

اُمِّ امِّكَ :

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے پیش نظر بیوی کو جو کھانا کھلایا جاتا ہے اس کا بھی اللہ کے ہاں ثواب ہے۔

خرچ کی ابتدا اہل و عیال سے کی جائے | خرچ کی ابتدا کے موقع پر اس بات کا خیال رکھا جائے

کہ سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کی ضرورت کو پورا کیا جائے پھر اور کاموں پر خرچ کیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ خرچ کی ابتدا اہل و عیال سے کرو۔ نفس کے غنا کے ساتھ صدقہ بہتر ہے جو شخص (سوال سے) پچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے اور جو غنا کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْدِي الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ أَيْدِي السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَمَنْ لَيْسَتْ غِنَى يُعِيقَهُ اللَّهُ وَمَنْ لَيْسَتْ غِنَى

(بخاری)

يُغْنِيهِ اللَّهُ ۞

اہل و عیال پر خرچہ کرنا صدقہ کی مثل ہے | اہل و عیال پر شوہر جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ اللہ کی

راہ میں دینے کی مانند ہے اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک یہ ہے:

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ تَفَقُّهً يَخْتَصِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ ۖ

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص طلبِ ثواب کی نیت سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ (مسلم)

خرچ کرتے وقت طلبِ ثواب کی نیت رکھنا ضروری ہے۔

افضل دینار | اہل و عیال پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے وہ بڑی فضیلت والی ہوتی ہے اس کے بارے میں فرمانِ نبویؐ ہے:

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَيَعْقَالُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَوْبَانَ بْنِ جَدْرٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى دَأْيَتِهِ فِي

حضرت ابو عبد اللہ (ابو عبد الرحمن بھی کہا گیا ہے) ثوبان بن جدرؓ مولى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرچ کیا جانے والا افضل دینار وہ ہے جسے انسان اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جسے اللہ کے راستے میں اپنے چارپائے پر یا اپنے ساتھیوں پر صرف کرے

سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينًا رُئِيفَةً عَلَى
أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ

(مسلم شریف)

اس حدیث میں اللہ کی راہ میں خرچ کیے جانے والے مال کے چار درجے بتائے گئے کہ پہلا درجہ اس مال کا ہے جو شوہر اپنی بیوی پر اور بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ پھر اس مال کا درجہ ہے جو فی سبیل اللہ دیا جاتا ہے۔ پھر وہ مال جو انسان اپنے چوپایوں پر خرچ کرتا ہے۔ پھر اس مال کا درجہ ہے جو انسان اپنے دوستوں پر خرچ کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ افضل درجہ اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ہی ہے۔

زیر کفالت پر خرچ کرنا ضروری ہے | بیوی اور بچوں کی کفالت مرد پر ہی عائد ہوتی ہے لہذا جو شخص اپنے اہل و عیال پر جان بوجھ کر خرچ نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى
بِالرَّءِيفِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ
مَنْ يَقْوَتْ ۖ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن
عاصی کہہ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان
کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے زیر
کفالت لوگوں کے حقوق ضائع کر دے۔
(ابوداؤد)

فرشتوں کی دعا | اہل و عیال پر خرچ کرتے والوں کے لیے فرشتے یوں دعا کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز بوقت

مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ
إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ يَقُولُ
أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا
خَلْقًا يَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ
اَعْطِ مُسْكًا تَلَقَّا ۖ

صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک
کہتا ہے یا اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل
عطا فرما، دوسرا کہتا ہے یا اللہ! روکنے والے
کا مال ضائع فرما دے۔
در بخاری و مسلم

نفقہ کی مقدار | حضرت امام قریبی فرماتے ہیں کہ عورت کا جو جو نفقہ مرد کے
ذمہ ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں (۱) طعام (۲) قیام گاہ
(۳) لباس۔ اس سے زائد جو کچھ شوہر اپنی اہلیہ کو دیتا ہے یا اس پر خرچ کرتا ہے
وہ ہمدردی اور احسان ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ نفقہ کی مقدار دونوں کی معاشی حیثیت پر مبنی ہے۔
اگر دونوں مالدار ہیں تو نفقہ مالداروں کی طرح ہوگا اور اگر دونوں غریب ہیں تو نفقہ بھی
غریبانہ ہوگا۔ اور اگر بیوی غریب گھر کی ہے اور خاوند مالدار یا بیوی تو مالدار ہے
اور خاوند غریب ہے تو اس صورت میں خاوند کا اعتبار ہوگا۔ غرضیکہ اگر مرد مالدار
ہے تو بیوی کو اپنی حیثیت کے مطابق خرچہ دے، اگر غریب ہے تو پھر اپنی غریبانہ
حیثیت کے مطابق خرچہ دے۔

اگر سب بیوی میں نفقہ کے متعلق اختلاف ہو جائے۔ بیوی زیادہ خرچے کا
مطالبہ کرتی ہو اور خاوند دینے کا اہل نہ ہو تو خاوند کی بات معتبر تصور ہوگی اگر خاوند
مالدار ہو لیکن خرچ کرنے میں تجلیل ہو جس سے بیوی کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہو
تو عورت گھر کے لیے اپنے خاوند کے مال سے صرف اتنا خرچ کر سکتی ہے جو اس کی
ذاتی کفالت کے لیے ضروری ہو۔

حضرت قاضی ابویوسفؒ سے لوگوں نے پوچھا کہ سال بھر میں عورت کے لیے

کتنی دفعہ کپڑا بنا کر دینا لازم ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ غریب کے لیے تین دفعہ اور امیر پر چار مرتبہ۔ اور صحیح یہ ہے کہ جیب بوسیدہ ہو جائے اور بنائے۔ اور کپڑا درمیانی درجہ کا دینا چاہیے، نہ ہی بہت زیادہ عمدہ اور نہ بہت باریک اور نہ بہت موٹا و رفتاوی عالمگیری

۳۔ عدل اور برابری کا سلوک

دو یا اس سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں مرد پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ تمام بیویوں کے درمیان عدل و انصاف کو مدنظر رکھے، ان کے کھانے پینے اور رہائش اور دیگر ضروریات میں برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے اگر ان کو ماہانہ جیب خرچ دیتا ہو تو ہر بیوی کو یکساں خرچہ دینا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیویوں کے درمیان یکساں سلوک نہ کرے گا تو قیامت کے روز اسے سزا ملے گی کیونکہ ایک سے زائد بیویاں ہوتے ہوئے ایک طرف زیادہ مائل نامناسب ہے۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ يَبْسُلُ مَعَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ أَحَدُهُمَا شَقِيهٌ سَاقِطٌ ۖ

حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کا

(ابن ماجہ)

اس حدیث پاک میں ایک سے زائد بیویوں میں برابری اور عدل نہ کرنے کی بنا پر جو سزا ملے گی اس کا ذکر ہے یعنی بیویوں میں انصاف نہ کرنے والا قیامت میں

اس طرح آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ سا قسط ہوگا لہذا یہ بات مد نظر رکھنی چاہیئے کہ بیویوں کے نان نفقہ اور دیگر معاملات میں ہر طرح سے عادلانہ طرز عمل ہو تاکہ کسی بیوی کو فرق یا امتیاز کی شکایت کا موقع نہ ملے۔

اسی طرح ہر بیوی کے پاس رات گزارنے میں بھی برابری کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی ہر ایک کے پاس باری سے رات گزارنی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی وقت میں نواز و ارج مطہرات تھیں اور آپ نے ان کے پاس جانے کے لیے باری مقرر کر رکھی تھی تاکہ ہر ایک سے یکساں سلوک ہو۔ اس بارے میں حدیث پاک یہ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمِئْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوتے پھر ارشاد فرماتے یا اللہ میرا یہ کام ہے جس میں اختیار رکھتا ہوں لہذا تو مجھے اس کام میں نہ پکڑ جس کا تو مالک ہے اور میرے اختیار میں نہیں۔ (نسائی شریف)

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہراتؓ سے ازواجی تعلقات میں یکساں سلوک فرماتے تھے اسی طرح آپ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں ان کے پاس باری باری جاؤ تاکہ کسی کے حق زوجیت میں کمی نہ ہو۔

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَا كَابِيَانُ بَعَثَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ مَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ مَجَنَّةً
عطا کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباسؓ کے ہمراہ سرفند کے مقام پر حضرت میمونہؓ کے

مِمُّونَةَ بِسَرِفٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ لَعَشْرَهَا فَلَا تُزْعِزُوَهَا وَلَا تُزِلُّوَهَا وَارْقُوقُوا فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ ۞

جنازے پر حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ ہیں۔ جب آپ حضرات ان کے جنازے کو اٹھائیں تو انھیں بلانے بلانے سے پرہیز کرنا اور جنازہ لے کر آہستہ آہستہ چلنا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازاواج مطہراتؓ بکیات تھیں جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر تھیں اور ایک (حضرت سودہؓ) کی باری مقرر نہ تھی کیونکہ انھوں نے خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ میں عدل و انصاف کرنے کا وصف بہت نمایاں ہے اور یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةٌ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازاواج مطہراتؓ تھیں آپ جب ان میں ایام کی تقسیم فرماتے تو پہلی بیوی کے پاس نو دن کے بعد پہنچتے تھے اس لیے ہر رات تمام ازواج مطہراتؓ اس زوجہ کے ہاں اکٹھی ہو جاتی تھیں جہاں آپ قیام فرما ہوتے تھے۔ ایک دن آپ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف فرما تھے کہ حضرت زینبؓ

فَبَدَّ يَدَاهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ
هَذِهِ نَزِيْبٌ فَلَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَاهُ
فَقَفَا وَلَتَا حَتَّى اسْتَخْبِتَا
وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَسَمَرَ
أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ
أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ
وَأَحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ
يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ
فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ قَلْبًا
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَ
قَالَ اتَّصَعِبِينَ ؟

تشریف لائیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف
بڑھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ زینبؓ ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا دونوں
ازواج میں بحث چھڑ گئی اور آواز بلند ہونے
لگی۔ اسی اثناء میں نماز کی اقامت ہو گئی حضرت
ابوبکر صدیق رضادھر سے گزرے، انھوں نے
ان دونوں کی آوازیں سنیں۔ انھوں نے
کہا یا رسول اللہ! آپ نماز کے لیے تشریف
لائیے اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دیجیے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لا
گئے۔ حضرت عائشہ نے کہنے لگیو، اب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر آئیں گے اور
حضرت ابوبکرؓ بھی آئیں گے اور وہ مجھ کو
ہی برا بھلا کہیں گے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکرؓ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انھیں بہت سخت
سُست کہا اور کہا کہ تم ایسا کرتی ہو۔
(مسلم شریف)

ایک رات میں بیک وقت دو بیویوں کے ساتھ شب باشی جائز نہیں ہے۔
ہاں اگر وہ دونوں بیویاں اس کی اجازت دیدیں اور وہ خود بھی اس کے لیے تیار ہوں
تو جائز ہے۔

مقیم کے حق میں اصل باری کا تعلق رات سے ہے۔ دن رات کا تابع ہے ہاں جو شخص رات میں اپنے کام کاج میں مشغول رہتا ہو مثلاً چوکیداری وغیرہ کرتا ہو اور اس کی وجہ سے وہ رات اپنے گھر میں بسر نہ کر سکتا ہو تو اس کے حق میں اصل باری کا تعلق دن سے ہوگا۔

درمختار میں یہ لکھا ہے کہ جس شخص کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اس پر ان بیویوں کے پاس رات میں رہنے اور ان کے کھلانے پلانے میں برابری کرنا واجب ہے ان کے ساتھ جماع کرنے یا جماع نہ کرنے اور پیار و محبت میں برابری کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

کسی عورت کا جماع سے متعلق اس کے شوہر پر جو حق ہوتا ہے وہ ایک بار جماع کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے۔ جماع کرنے کے بارے میں شوہر خود مختار ہے کہ جب چاہے کرے لیکن کبھی کبھی جماع کر لینا اس پر دینا واجب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِثْلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْسِيهِمْ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ رَفِئَهُ
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت سودہؓ بوڑھی ہو گئیں تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے مجھے جو باری مائل تھی وہ میں نے عائشہؓ کو دیدی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو دو دن عنایت فرماتے، ایک خود ان کا اور حضرت سودہؓ کا۔ (بخاری)

بعض علماء نے کہاہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہؓ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے طلاق نہ دیجیے تاکہ قیامت کے روز آپ کی ازواج مطہرات میں میرا حشر ہو اور اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دیدی

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ ۖ

حضرت عائشہ رضی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے تو ازواج کے
لیے قرعہ اندازی فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۴۔ نرمی و شفقت کا رویہ

خوشحال زندگی کا راز نرم اور مشفقانہ رویے میں ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مرد اگر تلخ کلام ہو، ذرا ذرا سی بات پر طعنہ مارے تو عورت کا جینا مشکل ہو جائے گا۔ اور عورت کی گھریلو زندگی جہنم بن کر رہ جائے گی۔ اس لیے پرسکون ماحول کے لیے ضروری ہے کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ نرمی اختیار کرے۔ اپنی بیوی کو کبھی بھی حیرت و صورت کا طعنہ نہ مارے اور عورت کے ورثہ پر بھی نکتہ چیتی نہ کرے اور نہ کبھی عورت کے مال باپ اور بہن بھائی کے سامنے اسے

بُرا کہے۔ اگر مرد ایسی باتیں کرے گا تو عورت کے دل سے مرد کی محبت جاتی رہے گی بلکہ نفرت پیدا ہونے کا امکان ہو جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میاں اور بیوی میں اختلافات پیدا ہونے کا خطرہ ہے جس سے دونوں کی زندگی کہیں تلخ نہ ہو جائے گھر کی خوشگوار زندگی کہیں عذاب نہ بن جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیارے انداز میں اپنی امت کو نرمی اور شفقت کا یوں درس دیا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلُقْنَ مِنْ صَلَاحٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَةِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَوَكَّاهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاَسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرے اور سب سے اوپر والی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کے حال پر چھوڑے رہو گے تب بھی ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔

(بخاری شریف)

عورت چونکہ فطرتاً ہی الطبع ہے اکثر معاملات پر عورتیں اپنے خاوندوں سے سخت رویہ اختیار کر جاتی ہیں جس سے گھر کا سکون خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں کے بارے میں نیکی کرنے کی نصیحت فرمائی ہے اس لیے اپنی بیوی سے ہمیشہ اچھا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے

عورت کو معاشرے میں جو بلند مقام حاصل ہوا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی تعلیم کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ عورت کے ساتھ نرم رویہ اختیار کرنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فرمان یہ ہے،

عَنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْرِبَ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْأَمَةِ إِلَّا خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيهِ ۖ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنقریب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح بلے گا۔ ستونم میں سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے نرم رویہ اختیار کرتا ہو۔

(براز)

اس حدیث کے مطابق اچھے خاوند کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے نرم رویہ اختیار کرتا ہو اس لیے ہمیشہ بیوی کی کوتاہیوں سے درگزر کرنا ہی بہتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں میں سب سے بہتر مرد وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اسی طرح مہربانی سے پیش آئے جس طرح بال اپنے بچے کے ساتھ۔ ایسے مرد کے لیے ہر دن میں اور رات میں صبر اور شکر کے ساتھ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے سو آدمیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(عن غنیۃ الطالبین)

لونڈی پر احسان کرنے کا واقعہ | ایک لونڈی کے ساتھ احسان کرنے کا ایک واقعہ حدیث پاک میں یوں بیان ہوا ہے:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِدْمَتِهِ

حضرت معاویہ بن حکمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تُرْعِي عَنَّمَا لِي فِجْتُهُمَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْقَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي أَدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَى رَقَبَةٍ أَفَاعُتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ اللَّهُ؟ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا؟ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آعْتِقُهَا

میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک لونڈی میری بکریاں چرا رہی تھی۔ میں جب اس کے پاس آیا تو ایک بکری کو نہ پایا میں نے اس سے بکری کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا اسے بھیڑ یا کھا گیا۔ مجھے اس لونڈی پر بہت غصہ آیا۔ میں بھی انسان تھا اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور میرے ذمے ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ کیا میں اسی کو آزاد کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے فرمایا اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں۔ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کر دو۔

(موطا امام مالک)

نونڈی کے منہ پر طمانچہ مارنے کے ازالے میں اس لونڈی کو آزاد کر دیا گیا۔ اسلام میں عورت سے مشفقانہ رویہ کی یہ بہترین مثال ہے۔

بیوی سے درگزر کرنا | کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمرؓ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ دروازے پر پہنچا تھا تو اندر سے حضرت عمرؓ کی بیوی ام کلثومؓ کی کچھ تیز کلامی محسوس ہوئی تو اپنے دل میں یہ سوچ کر ٹوٹنے لگا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا اور یہاں

خود ہی قصہ موجود ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسے واپس بلا کر پوچھا تو کہنے لگا کہ میں یہ ارادہ لے کر آیا تھا کہ اپنی بیوی کا کچھ گلہ شکوہ آپ کے پاس کروں مگر آپ کے گھر کا معاملہ معلوم ہوا تو میں واپس جا رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرے ذمے اس کے کچھ حقوق ہیں جس کی وجہ سے میں درگزر کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ وہ میرے اور دوزخ کے درمیان آڑ ہے کہ اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے دوسرے یہ کہ میں باہر چلا جاتا ہوں تو وہ میرے مال و متاع کی رکھوالی کرتی ہے تیسرے یہ کہ وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ میری اولاد کی پرورش اور تربیت کرتی ہے۔ پانچویں یہ کہ وہ میرا کھانا پکاتی ہے۔ یسین کہ وہ شخص کہنے لگا کہ یہ سب فوائد تو مجھے بھی حاصل ہیں لہذا جس طرح آپ اپنی بیوی سے درگزر کرتے ہیں تو اب میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

۵۔ بے تکلفی اور مزاج شناسی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بڑی بے تکلف زندگی گزارتے تھے اور ان کے مزاج کا لحاظ رکھتے ہوئے دنیوی معاملات کو بخوبی سرانجام دیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خوشی اور ناخوشی جس طرح پہچانتے تھے اس کے بارے میں روایت یہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ عَرْضَ كَيْفَ أَيْسَرُ لِيْتِي هِيَ؟ فَرَمَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم جانتے ہیں کہ جب تم ہم سے راضی ہوتی ہو اور جب ہم سے ناراض ہوتی ہو۔ میں نے غصہ نبی فقذت من أين تعرف عرض کیا آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ فرمایا

ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا كُنْتُ عِنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكَ تَقُولُ لِيْنَ لَا
 رَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتُ
 عَلٰى غَضَبِيْ قُلْتُ لَا رَبِّ
 اِبْرَاهِيْمَ۔ قَالَ قُلْتُ اَجَلُ
 وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ
 اِلَّا سَمَكَ ۞

جب تم ہم سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو مجھے
 رب محمد مصطفیٰ کی قسم! اور جب ہم سے
 ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ایسے نہیں ہے
 حضرت ابراہیم کے رب کی قسم! میں نے
 عرض کیا ہاں! خدا کی قسم! یا رسول اللہ میں
 صرف آپ کا نام ہی ترک کرتی ہوں۔
 (بخاری شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بیوی کو کبھی خفگی آجائے تو بڑی خوش اسلوبی
 سے اسے راضی کر لینا چاہیے۔ مقصد یہ ہے کہ بیوی پر ہر وقت رعب ہی رعب
 نہ ڈالا جائے بلکہ نرمی بھی اختیار کرنی چاہیے اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک
 یہ ہے:

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ
 فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رَجُلِيْ فَلَمَّا
 حَمَلْتُ الدَّخْمَ سَابَقْتُهُ
 فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ
 السَّبَقَةِ ۞

حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ ایک سفر میں
 وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں
 انھوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے ساتھ دوڑ
 لگائی تو میں آگے نکل گئی۔ جب میرا جسم بھاری
 ہو گیا اور دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے نکل
 گئے اور فرمایا یہ تمھاری پہلی سبقت کا بدلہ
 ہو گیا۔ (ابوداؤد)

یہ حدیث اپنی بیویوں کے ساتھ حضور کے حسن معاشرت کی ایک مثال ہے
 جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور اپنی ازواج کے ساتھ ایک پُرسرت اور
 خوشگوار زندگی بسر کرتے تھے اور اپنی بیویوں کے حق میں انتہائی مہربان اور

ہنس مکھ تھے۔ نیز اس روایت میں امت کے لیے بھی یہ سبق ہے کہ اپنی عائلی زندگی میں آپ کے اس حسن معاشرت کی پیروی کی جائے اور اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی خوشی اور باہمی پیار و محبت کے ساتھ رہا جائے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ اپنے جوتے خود ہی سی لیتے، کپڑوں میں بیہودہ لگا لیتے اور اپنے گھر کے تمام کام کر لیتے اور ازواج مطہرات کے ساتھ مل کر گوشت بنا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے گھر والوں نے ہمارے پاس رات کے وقت بکری کے گوشت کا ایک پارچہ بھیجا۔ میں نے وہ پارچہ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بوٹیاں بنائیں اور آپ کو خوشبو بخشد تھی بدبو سے آپ کو سخت کراہت ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صوف کا جُبہ سیاہ آپ نے اسے زیب تن کیا۔ پسینہ کی وجہ سے صوف کی بو محسوس کی تو اسے اتار دیا۔ آپ کو خوشبو بخشد تھی۔ (مسند احمد، نسائی، احیاء العلوم)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سونے کی جگہ میں برائی نہیں نکالی۔ اگر آپ کے لیے بستر لگا دیا جاتا تو آپ اس پر لیٹ جاتے ورنہ زمین پر آرام فرماتے۔ اور آپ چٹائی پر کچھ بچھائے بغیر بھی لیٹ جاتے اور آرام فرماتے اور آپ کے پاس چمڑے کا ایک بستر تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اس گدے کی لمبائی دو ماٹھ اور چوڑائی ایک ماٹھ اور ایک بالشت تھی اور حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اتنا بڑا تھا، جتنی بڑی جگہ میں انسان قبر کے اندر رکھا جاتا ہے۔

(احیاء العلوم)

۶۔ بیوی کی حوصلہ افزائی

بیوی کے حقوق میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جائز باتوں پر بیوی کی حوصلہ افزائی کی جائے اس کی عادات اور شوق کا خیال رکھا جائے۔ خاص طور پر جب عورت کی عمر فرا کم ہو اور اس کی عادتیں بچوں جیسی ہوں تو ان سے درگزر کر دینا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ
فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
يَنْقَبِعْنَ مِنْهُ فَيَسْرِ بِهِنَّ
إِلَى فَيْلَعَيْنَ مَعِيَ ۖ

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا
کرتی تھی۔ میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے
ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں۔ آپ
انہیں میرے پاس بھج دیتے تو وہ میرے
ساتھ کھیلنے لگ جاتیں۔
(بخاری)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ بیوی کے جذبات اور خیالات کی ولداری کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اس کا ایسا شوق جو خلاف شریعت نہ ہو اسے برداشت کرنا چاہیے غرضیکہ بیوی سے منہی خوشی رہنا چاہیے۔ اس طرح سے میاں بیوی کی زندگی میں اطمینان اور سکون کی دولت میسر ہے گی۔ دونوں کا تباہ اچھی طرح ہو ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث پاک یوں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ
حَضَرْتُ عَائِشَةَ صَدِيقَةً فَنَزَعْتُ خَدَّيْهَا قَسَمًا!

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحَرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لَا يُنْظَرُ إِلَيَّ لَعِبِهِمْ بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَمَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنِّي أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصِرُ فَأَقْدُرُ وَأَقْدَرُ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثُ السَّنَنِ الْحَرِصَةِ عَلَى اللَّهِ هُوَ :

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی مسجد میں نیزہ بازی کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر مبارک سے چھپا لیتے تاکہ میں آپ کے مہلک گوش و دوش کے درمیان سے دیکھوں۔ پھر میری وجہ سے کھڑے رہتے یہاں تک کہ میں خود چلی جاتی اس سے نو عمر لڑکیوں کی کھیل سے دلچسپی کا اندازہ خود کر لو۔

(بخاری)

- :-

یہ واقعہ پردہ واجب ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہؓ سے خوش اخلاقی اور دلجوئی ظاہر ہوتی ہے لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہر خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی خوشی کو مقدم جانتے اور جس قدر ممکن ہو اس کے شوق کا خیال رکھے اس سے میاں بیوی کے تعلقات آپس میں بہت خوشگوار رہیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے زندگی کے ہر معاملے میں بڑی نرمی سے پیش آتے تھے۔ غرضیکہ اٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگنے، گھر کے اندرونی اور بیرونی معاملات میں اپنی ازواج مطہرات کی بہت دلداری اور پاسداری فرماتے تھے۔ اس لیے ہر مسلمان کو اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اپنی گھر بیو زندگی کو پر کیفیت گزارنا چاہیے جس میں میاں بیوی میں تلخی والی باتیں نہ ہوں۔ بلکہ سکھ ہی سکھ ہو۔

مجد سے مراد مسجد سے ملحقہ جگہ تھی جہاں وہ مبشری نیزہ بازی کے کمالات کی مشق کر رہے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ چھوٹے نیزے کے ساتھ جگہ کھیل دشمنانِ دین کے ساتھ جنگ کے حکم میں تھا۔ اور تیر اندازی کی طرح جنگ کی تیاری تھی۔ ہندو یہ کھیل عبادت کے حکم میں تھا اور عید کے دن تھا۔ جبکہ کھیل مباح ہوا اور عید کے دن ہو تو اس میں کچھ ہرج نہیں ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منع کیا تو قرنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج عید کا دن ہے انہیں منع نہ کرو۔

حضرت عائشہؓ نو عمر تھیں۔ کیونکہ نو عمری میں بعض لڑکیاں کھیلوں کے دیکھنے کی بڑی شوقین ہوتی ہیں۔ فرماتی ہیں کہ میں اتنی دیر تک کھڑی رہتی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری خاطر کھڑے رہتے یہ آپ کے حسن معاشرت اور حسن اخلاق کا کمال تھا اور حضرت عائشہؓ سے آپ کی محبت اور ان پر آپ کی عنایت کا نتیجہ تھا۔ (اشعۃ اللمعات)

عورتوں کی حوصلہ افزائی کے بارے میں ایک فرمانِ نبویؐ یہ ہے:

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مُرَاوَاةَ مَجُوزٍ إِلَّا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَجُوزٌ فَقَالَتْ وَمَا هُنَّ وَكَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهَا أَمَا تَقْرَأِينَ الْقُرْآنَ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْ شَاءَ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ وہ عرض گزار ہوئیں یہ کس لیے جبکہ وہ تو قرآن مجید پڑھتی ہیں فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتیں ہم نے ان عورتوں کو ابھی اٹھان اٹھایا تو انہیں کنواریاں بنایا۔ (مشکوٰۃ، ج ۲)

۷۔ بیوی کے جذبات کا لحاظ رکھنا

جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اسی طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لیے وبالِ جان بن جاتی ہے اس لیے لازم ہے کہ عورت کی سیرت و صورت پر طعنہ نہ مارے اور عورت کے میکہ والوں پر بھی طعنہ نہ فی اور نہ کلمتہ چینی نہ کرے نہ عورت کے ماں باپ اور عزیز واقارب کو عورت کے سامنے بُرا بھلا کہے کیونکہ ان باتوں سے عورت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جلن اور گھٹن سے تلخ بلکہ عذابِ جان بن جاتی ہے۔ مرد کے لیے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اس کو انتہائی ناپسند ہو کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کرے گی مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش مزاجی کی زندگی میں کچھ نہ کچھ تلخی ضرور پیدا ہو جائے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

عورت اگر اپنے میکہ سے کوئی چیز لا کر یا خود بنا کر پیش کرے تو مرد کو چاہیے کہ اگرچہ وہ چیز بالکل ہی گھٹیا درجے کی ہو مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی پر تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تاکہ عورت کا دل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔

عورت کے پیش کیے ہوئے تحفوں کو ہرگز ہرگز کبھی نہ ٹھکرائے نہ ان کو حقیر بتائے۔
 نہ ان میں عیب نکالے ورنہ عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو
 جائے گا۔ یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا شیشہ تو جوڑا جاسکتا ہے مگر ٹوٹا ہوا دل بڑی مشکل سے
 جڑتا ہے اور جس طرح شیشہ جڑ جانے کے بعد بھی اس کا داغ نہیں مٹتا اسی طرح
 ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے پھر بھی دل میں داغ دھبہ باقی رہ ہی جاتا ہے۔

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میٹھے کچھے گندے کپڑوں میں نہ آئے
 بلکہ بدن، لباس اور لیستر وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے۔ کیونکہ
 شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگار کے ساتھ رہے اسی طرح
 عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچھلا نہ رہے لہذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ
 ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچھلا بنا رہے اور اس
 کے بال الجھے رہیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیے (جناتی زیور)

۸۔ بیوی کی رازداری کو قائم رکھنا

عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے بستر کی رازداری
 باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے بلکہ اس کو راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھے۔
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ
 إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ
 حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز بہت
 بڑی امانت ہے۔ دوسری روایت میں ہے
 کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے

کرے اور نہ ہی تہمت لگائے۔ اس سلسلے میں ہمیشہ سمجھ اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ بعض مرد بڑے شکی مزاج ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات بے بنیاد باتوں کی بنا پر اپنی بیوی پر بدگمانی کرنے لگتے ہیں جس سے بیوی کے دل میں نفرت کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت پر بدگمانی کرنے والے کو ایک قوی دلیل کے ذریعے سمجھایا کہ تمہاری عورت نے کوئی غلط کام نہیں کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا
آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي
وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ دَلَنِي
أَنكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ
مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا
أَلْعَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ
فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ قَالَ إِنَّ
فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَإِنِّي تُدْرِي
ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ عَسَدُ
تَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هَذَا
عَوَقٌ تَزَعَهُ وَلَعَبُورٌ خِصُّ لَهُ
فِي الْإِنْتِفَاقِ مِنْهُ ۖ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک
اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا میری بیوی نے کالا
رط کا جنم لیا ہے اور میں نے اس کا انکار کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں!
فرمایا کہ ان کے رنگ کیسے ہیں؟ عرض گزار ہوا
کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا ان میں کوئی خاکستری بھی
ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ان میں خاکستری بھی ہے
فرمایا کہ یہ رنگ کہاں سے آیا۔ عرض کی کہ
کسی رگ نے اسے کھینچا ہوگا۔ فرمایا تو رط کے
کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا اور آپ نے اسے
بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت
نہ فرمائی۔ (بخاری)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ بیوی پر بغیر دلیل اور قوی ثبوت کے بدگمانی

نہیں کرنی چاہیے۔ اعرابی نے بچے کو کمزور اور کالا دیکھ کر یہ اندازہ لگایا تھا کہ یہ بچہ میرا نہیں اور بیوی پر تہمت کا ارادہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوی دلیل کے ذریعے اسے بتایا کہ انکار نہ کرو یہ بچہ تمہارا ہی ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ جب تک قوی دلیلیں نہ پائی جائیں بچے کو حرامی قرار نہ دیا جائے۔ اس کے بارے میں ایک اور روایت یہ ہے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنَّ عُومَيْرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا يَأْتِي رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَتْهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ قَاذِبٌ فَأَتَتْ بِهَا قَالَتْ سَهْلٌ قَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ عُومَيْرُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُمُهَا فَطَلَقْتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے فرمایا کہ حضرت عومیر عجلانیؓ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی کو پا کر قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے لہذا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے۔ جاؤ اسے لے آؤ حضرت سہلؓ کا بیان ہے کہ ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عومیرؓ نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا۔ لہذا اسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھتے رہنا اگر لڑکا سیاہ رنگ، بڑی آنکھوں والا، موٹے سر نیوں والا

اَسْحَرَ اَدْعَبَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمٍ اور موٹی پنڈلیوں والا ہو تو میں بھی گمان کروں گا
اَلْاَلِيَّتَيْنِ خَدَّ لِحِ السَّاقَيْنِ کہ عومیر نے عورت کے متعلق سچ کہا اور اگر وہ
فَلَا اَحْسِبُ عُمَيْرًا اِلَّا قَدْ وعرہ (بامنی) کی طرح سرخ رنگ کا ہو تو میرے
صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ خیال میں عومیر نے عورت پر جھوٹا الزام لگایا۔
بِهِ اُحْمِرَ كَانَتْ وَحَرَّةٌ فَلَا پس وہ بچہ اسی طرح کا پیدا ہوا جو اس کا علیہ
اَحْسِبُ عُمَيْرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا
عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ تھا جس سے حضرت عومیرؓ کی تصدیق ہو گئی
الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اور بعد میں وہ لڑکا اس کی ماں کی طرف
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ منسوب کیا گیا۔

(مسلم)

عُمَيْرٌ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ بیوی پر جب بھی کسی برائی کا الزام
لگایا جائے تو اس کا ثبوت تمہارے پاس ہونا چاہیے لہذا بدگمانی کی بنا پر تہمت
نہیں لگانی چاہیے۔ بدگمانی کے باعث گھرتیاہ ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے
اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ مرد کو چاہیے کہ اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے
حسن و جمال یا اس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے ورنہ بیوی کو قورابی بدگمانی اور یہ شبہ
ہو جائے گا کہ شاید میرے شوہر کا اس عورت سے کوئی سانٹھ کاٹھ ہے یا کم سے
کم قلبی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کاٹھا ہے کہ عورت کو
ایک لمحہ کے لیے بھی میرو قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو کہ جس طرح کوئی شوہر
یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ساز باز ہو اسی طرح
کوئی عورت بھی برگزیر گز اس بارت کی تاب نہیں لاسکتی کہ اس کے شوہر کا کسی دوسری

عورت سے تعلق ہو بلکہ تجربہ شادی ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتے ہیں لہذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت احتیاط رکھے ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کر دے گا۔

۱۰۔ مہر وصول کرنے کا حق

مہر اس معاوضے کو کہا جاتا ہے جو نکاح کے موقع پر شوہر کی طرف سے عورت کے لیے حقوق زوجیت کی بنا پر مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر نکاح کی ضروری شرائط میں سے ہے یعنی اگر کوئی شخص نکاح کے وقت یہ نیت کر لے کہ مہر نہیں دیا جائے گا تو اس کا نکاح صحیح ہی نہ ہو گا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”جن عورتوں سے تم نکاح کرو ان کے مقرر شدہ مہر ان کو ادا کر دو“، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تمام ازواج مطہرات کا مہر مقرر ہوا اس لیے حضور کی اتباع میں مہر مقرر کرنا سنت ہے شریعت اسلامیہ نے مہر کی کسی خاص مقدار کو معین کر کے واجب قرار نہیں دیا اور نہ اس کی زیادہ سے زیادہ حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اسے خاوند کی حیثیت اور استطاعت پر موقوف رکھا ہے یعنی جو شخص جس قدر مہر دینے کی استطاعت رکھتا ہو اسی قدر مقرر کرے البتہ شریعت میں کم از کم مقدار مقرر کی گئی ہے تاکہ اس سے کم مقرر نہ کیا جائے۔ اس کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں:

۱) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ كَمْ كَانَ مَدَاقُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
كَانَ مَدَاقُهُ لَا زَوْاجَ بِهِ
حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کتنا مہر دیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کا اپنی ازواج مطہرات کے لیے مہر بارہ اوقیہ اور

ثِنْتِي عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشْ
قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ
لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ
فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ
نَش ہوتا تھا۔ فرمایا آپ جانتے ہیں کہ نش
کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ نصف
اوقیہ۔ پس یہ پانچ سو درہم ہو گئے۔
(مسلم شریف)

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے
ام سلیمؓ سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر اسلام
تھا۔ حضرت ام سلیمؓ حضرت ابو طلحہؓ سے
پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں حضرت ابو طلحہؓ
نے حضرت ام سلیمؓ کو پیغام بھیجا۔ ام سلیمؓ
نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر
تو بھی مسلمان ہو جائے تو میں تجھ سے نکاح
کر لوں گی بعد ازاں حضرت ابو طلحہؓ مسلمان ہوئے
اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔ (نسائی)

(۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَيُّهَا الْمَرْأَةُ نَكَحْتُ عَلَى
صَدَاقٍ أَوْ حَبَاءٍ أَوْ عِدَّةٍ
قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَ
مَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ
فَهُوَ لِمَنْ أَعْطَاهُ وَآخِقُ مَا
أَكْرَمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت
نے مہر یا بخشش پر یا بخشش کے وعدہ پر
نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں
اور جہیز عقد نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے
والے کا حق ہے اور انسان کی عزت و
بزرگی بہن و بیٹی کے سبب سے ہے۔
(نسائی)

(۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا
تَزَوَّجَ عَلِيٌّ زَيْنًا فَاطِمَةَ قَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُعْطِهَا شَيْئًا قَالَ
مَا عِنْدِي قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ
الْحُطَيْبِيَّةُ؟

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے آپ
کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت
فاطمہؓ کو کچھ دیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ
میرے پاس کچھ نہیں۔ آپؐ نے پوچھا تمہاری
زبردہ حطیہ کہاں گئی۔ (نسائی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہترین عورتیں وہ ہیں جن کے مہر ہلکے پھلکے ہوں۔

(۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنْ
السُّوْطِ أَنْ تُؤْفُوا بِهِ
مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ
الْفُرُوجَ؟

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شرطوں کو پورا
کرنا ضروری ہے ان میں سے ان شرطوں کو
پورا کرنا اور کبھی ضروری ہے جن کے باعث
تمہارے لیے شرمگاہیں حلال ہوتی ہیں۔
(بخاری)

(۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَاءَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ
فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ
امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَحُرِّ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عبدالرحمن
ابن عمروؓ حاضر ہوئے اور ان کے اوپر
زرد نشانات تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ
میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح
کر لیا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اسے

سُقَّتْ إِلَيْهَا قَالَ زِنَّةَ لَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَاهُ وَلَوْ بِشَاةٍ ۖ

مہر کیا دیا ہے؛ عرض کی کہ ایک گٹھلی کے برابر
سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ولیمہ بھی کہو خواہ ایک بکری ہی میرے
(بخاری)

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کو حکم دیا کہ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دے کہ عورت میں برکت بھی ہے اور نحوست بھی۔ عورت کی برکت اور خوبی یہ ہے کہ اس کا مہر تھوڑا ہو۔ نکاح سہولت سے کم خرچ میں ہوا ہو اور وہ خوش اخلاق اور دیندار ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ مہر زیادہ ہو، نکاح دشواری سے ہوا ہو، اور بد اخلاق و بے دین ہو۔ (البوداؤد)

ر، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اُعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذًا وَكَذَا

حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خود کو پیش کیا۔ فرمایا مجھے تو اب عورتوں کی ضرورت نہیں ہے پس ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیئے۔ فرمایا تھکے پاس کیا ہے؛ عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اسے کچھ دو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ فرمایا تمہیں قرآن کریم کتنا یاد ہے؛ عرض کی کہ اتنا۔ فرمایا میں نے

قَالَ فَقَدْ مَلَكَتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۖ

تمہارے قرآن مجید جاننے کے باعث اس عورت کا تمہیں مالک بنا دیا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں میں زیادہ برکت والی عورت وہ ہے جس کا مہر کم سے کم ہو اور دین میں زیادہ سے زیادہ ہو۔

۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ۖ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار دیا گیا۔ (بخاری)

اسی بات کو ایک اور جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سے بہترین عورت وہ ہے جو خوش رو اور ہنس مکھ ہو اور مہر میں کم ہو۔

۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصِّدَاقُ إِذَا كَانَ، فَيَتَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةُ أَوَاقٍ ۖ

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ اقدس میں مہر دس اوقیہ تھا۔ (نسائی)

حضرت ابو عجماءؓ سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ خلیفہ پڑھا جس میں انھوں نے یہ بیان فرمایا کہ اے لوگو! خبردار تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کیا کرو۔ اگر کثرت مہر دنیا میں بزرگی اور عند اللہ مقبولیت اور کامیابی کا سبب ہوتی اور مہر میں زیادتی مستحسن ہوتی تو ہم یہی سب سے زیادہ اس کے لائق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے مگر رسول اللہؐ نے اپنی عورتوں کا مہر زیادہ مقرر نہیں کیا اور نہ ہی اپنی صاحبزادیوں کا مہر زیادہ متعین فرمایا۔ (ابوداؤد)

مہر کم باندھنا سنت ہے اور دس درہم چاندی سے کم مہر جائز نہیں۔ پس اگر کوئی دس درہم سے کم مہر مقرر کرے تو بھی دس درہم لازم آئے گا اور عورت پر دس درہم مہر کی مستحق ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ دس درہم سے کم مہر نہ باندھا جائے۔

قرآن کریم کا حکم ہے کہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کر دیا کرو جو بھی مقرر ہوئے ہوں اور جن کو تم نے منظور کیا ہو۔ ہاں اگر عورت خود اپنی مرضی اور خوشی سے سارا مہر یا تھوڑا بہت مہر مرد کو معاف کر دے تو اسے اختیار ہے اور بغیر مہر کے نکاح کرنا جائز نہیں اگر کر لیا تو نکاح ہو جائے گا لیکن مہر مثل لادم ہو گا کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس کی نیت مہر کی رقم ادا کرنے کی ہوتی ہے اور وہ خوشی سے مہر ادا کر دیتا ہے تو اس کو ہر درہم کی ادائیگی کے بدلے ایک حج کا ثواب بھی ملتا ہے۔

مضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب عورت اپنے شوہر کو مہر بخش دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔

عورت اگر اپنا سارا مہر خوشی سے اور صدق قلب سے شوہر کو معاف کر کے بخش دے تو یہ عمل مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کو مہر بخش دیتی ہے خدا تعالیٰ اس کے لیے بہشت واجب کر دیتا ہے اور عورت کو ہر درہم کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

۱۱۔ بیوی پر اعتماد اور بھروسہ

شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کرے تاکہ بیوی اپنی حیثیت کو پہچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے اور وہ نہایت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محافظ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا۔

بیوی پر اعتماد کرنے کا یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ دار خیال کرے گی اور شوہر کو کافی حد تک گھریلو بکھڑوں سے نجات مل جائے گی اور سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہوگی۔

اعتماد اور بھروسے کی بنا پر مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے خلاف دل میں بغض نہ رکھے۔ اگر بغض رکھے گا تو پھر بد اعتمادی پیدا ہو جائے گی جس سے گھر کا نظام نہیں چل سکے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بغض سے منع فرمایا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ ۖ

حضرت ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مؤمن کسی ایماندار عورت سے بغض نہ رکھے اگر اسے اس کی کوئی بات ناپسند ہو تو کوئی دوسری بات پسند ہوگی۔

(مسلم)

ہر بیوی کی کچھ عادات پسندیدہ ہوتی ہیں اور بعض عادات ناپسندیدہ بھی ہوتی

اس کی اچھی عادتوں سے گزارہ کر لینا چاہیے اور اس کی ناپسندیدہ عادتوں کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ٹھیک ہو جائیں تو بہت بہتر ورنہ زندگی کے ایام گزارنے کے لیے ان سے درگزر کر لینا چاہیے۔ اس طرح بیوی پر اعتماد اور بھروسہ قائم رہے گا۔

۱۲۔ بیوی کی جائز باتوں میں دلچسپی لینا

شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے بیوی کی جائز باتوں میں دلچسپی لینا چاہیے کیونکہ اپنی بیوی کا گھر میں دل لگانے کے لیے اس سے دل لگی کرنا اور ہنسی مذاق کا رویہ اختیار کر لینا بالکل جائز ہے۔ اگر بیوی کے سامنے کوئی بات چیت نہ کریں گے اور بالکل خاموش رہیں گے تو گھریلو ماحول پر اہمیت چھائی رہے گی اس طرح گھریلو فضا دلکش اور خوشگوار نہ رہے گی۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ سے ہمیں یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اپنی بیوی کو خوش رکھنے والی باتیں بھی کبھی کبھار کرنی چاہئیں یا اس کی کسی عادت پر خود کو خوش کر لینا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حَنَيْنٍ وَفِي سَهْوَةٍ تَهَايَسْتُ فَمَهَبْتُ دِرْعِي فَلَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السَّيْرِ عَنْ بَنَاتِ لِعَائِشَةَ لُعِبَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ بَنَاتِي وَدَايَ بَيْنَهُنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے تشریف لائے۔ ام المومنینؓ کے طاقے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو اس سے پردہ اٹھ گیا اور حضرت عائشہؓ کی گڑیاں دکھائی دینے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ یہ کیا ہے؟ غرض کیا یہ میری بچیاں ہیں۔ آپؐ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس پر کھڑے

فَرَسَّالَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رَقَائِرِ
فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي آرَى
وَسَطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ
وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ
جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ
قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ إِنَّ لِسُلَيْمَانَ
خَيْلًا لَهُ أَجْنَحَةٌ قَالَتْ
فَصَحِيحٌ حَتَّى رَأَيْتُ
نَوَاجِذَهُ ۝

کے دو پر تھے۔ فرمایا ہم ان کے درمیان یہ
کیا دیکھ رہے ہیں؟ عرض کیا یہ گھوڑا ہے
فرمایا یہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا دو
پر ہیں۔ فرمایا گھوڑے کے دو پر؛ عرض کیا
آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان علیہ
السلام کے گھوڑوں کے پر تھے۔ فرماتی ہیں
آپ سنئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے
اندرونی دانت دیکھے۔

نبوک ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے دمشق جانے والی سڑک پر واقع ہے۔
۹ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے لیکن دشمن کو مقابلے کی ہمت نہ ہوئی اس
لیے جنگ کے بغیر واپس تشریف لائے۔ اس غزوہ سے واپسی پر جب آپ اپنے
گھر تشریف لائے تو گھر کے طلحے پر ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا جب ہوا چلی تو اس
سے پردہ ہل گیا جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بچپن کے کھلونے نظر آ گئے آپ نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ کیا ہے؟ جواب نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے جوابات کہی آپ اس سے مسکرا پڑے۔ یہ ایک طرح کی دلچسپی تھی۔ علماء کا اس
حدیث کے بارے میں یہ قول ہے کہ اس حدیث میں جس بات کا ذکر ہے وہ تصویر کی
مانعت سے پہلے کی بات ہے۔

شوہر کو اگر عطر وغیرہ سے رغبت ہو تو مسنون ہے کہ اپنی عورت کو بھی دے
بلکہ اسے لگا دے تو اس کا بہت ثواب ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی خاوند اپنی عورت کو عطر لگا دے تو جب تک

اس کے بدن میں خوشبو رہتی ہے تو فرشتے شوہر کے حق میں عبادت لکھتے رہتے ہیں۔ اور اگر عورت اپنی کمائی سے اپنے آپ کو عطر لگائے تو صرف اسی کو ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد)

واضح ہو کہ مزاج و حسن اخلاق اور عورتوں کی خواہشات کے اتباع میں اس حد تک آگے نہ بڑھ جائے کہ اہلیہ کے اخلاق متاثر ہوں اور اس کی عظمت دل سے نکل جائے۔ یہ حسن معاشرت کے لیے بہت زیادہ مقرر ہے بلکہ ان امور میں بھی اعتدال ضروری ہے اس طرح کہ جب بھی کوئی غیر شرعی حرکت دیکھے تو ناراض ہو جائے ورنہ منکرات پر اعانت کا دروازہ کھلے گا۔ شوہر کے فرائض میں یہ بھی شامل ہے کہ مرد کو چاہیے کہ عورت کے مقابلے میں ماں باپ کی زیادہ عزت کرے اور ان کی عظمت و وقعت دل میں رکھے۔ بالکل اہلیہ کا غلام نہ بن جائے جس کا شکار آج کل کے اکثر مسلمان ہیں۔ آخرت کی کامیابی اور عذاب الہی سے نجات کے لیے اس غلط حرکت سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دولت اور عورت کے غلام کے لیے سب سے زیادہ ہلاکت ہے۔ (احیاء العلوم)

حضرت حسن بصریؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کا اس قدر مطیع ہو کہ اس کے چشم و ابرو کے اشاروں کا منتظر رہے تو اللہ اسے دوزخ میں اوندھا کر ا دیں گے۔ (احیاء العلوم)

یہ وعید بالخصوص ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگ عورتوں سے دل لگی میں اپنا تمام وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ صبح سے شام اور شام سے صبح ہو جاتی ہے لیکن انھیں آخرت کی تیاری کے لیے فرصت ہی نہیں ملتی۔ تمام وقت عورتوں کی غلامی میں گزار دیتے ہیں جیسا کہ آج کل کے کچھ گندم نما جو فروش مسلمانوں کا حال ہے۔ ایسے ہی

لوگوں کے متعلق حضرت ابراہیم بن ادھم رو فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ بیویوں کے گھٹنے سے لگ کر بیٹھے رہنے والے ہیں ان سے کسی خیر کی توقع مت رکھو (احیاء العلوم)
 حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرد کا تو حق یہ تھا کہ اس کی اتباع کی جائے نہ یہ کہ وہ خود عورت کا تابع بنے۔ جو عورت کا تابع بنے وہ مرد نہیں بلکہ غلام ہے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر حاکم مقرر کیا ہے نہ کہ غلام۔
 (احیاء العلوم، ج ۲)

۱۳۔ بیوی کی عادات پر صبر و ضبط کرنا

اگر بیوی کے کسی قول و فعل، بد خوئی، بد اخلاقی، سخت مزاجی، زبان درازی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کبھی کچھ اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر و تحمل اور برداشت سے کام لے کیونکہ عورتوں کا ٹیڑھا پن ایک فطری چیز ہے فرمان نبویؐ ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تُهْبِمُهُ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں سے حسن سلوک کرو۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ پس اگر اسے سیدھا کرنا چاہو تو توڑ دو گے اور اگر اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھا ہے گا پس عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔
 (بخاری شریف)

میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کا جب آغاز ہوتا ہے تو بیوی بعض اوقات گھریلو نشیب و فراز کو سمجھ نہیں پاتی اور بیوی کی بعض باتیں مرد کو ناگوار محسوس ہوتی ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے سمجھدار عورتیں اپنی عادتوں کو خاوند کے مطابق تبدیل کر لیتی ہیں جس سے گھر کا نظام پرسکون ہو جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو پھر مرد کو عورتوں کی عادتوں پر مسلسل صبر کرنا پڑے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کوئی بہتر صورت حال پیدا فرمادے۔

بیوی کی بد مزاجی پر صبر | ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے امتیوں

میں سے، جس شخص نے اپنی بیوی کی بد مزاجی پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر دے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کے صبر کرنے پر دیا تھا۔ اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بد اخلاقی اور غصہ پر صبر کیا اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا ثواب فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کو عطا ہوا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خود ہی عورتوں کے غصہ اور بد مزاجی پر صبر کرتا ہوں تم بھی مجھ جیسے بن جاؤ۔ (احیاء العلوم)

حدیث | حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے مردوں میں سے سب سے افضل وہ مرد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور اسے دینی نصیحتیں کرتا ہے اور خوف دلاتا ہے اور عورت سے دکھ اور اذیت ملتے پر صبر کرتا ہے۔ جو شخص عورت کے دکھ پہنچانے پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے آخرت میں غازی کا مرتبہ ملے گا۔

شوہر کے فرائض میں یہ بات بھی داخل ہے کہ خاوند کو چاہیے کہ اپنی عورت کو گالی نہ دے اور نہ خرافات و لغویات باتیں کرے یہ ایک نا سمجھ اور کم علم انسان کا کام ہے۔ معزز و مہذب انسان کبھی بھی ایسا نہیں کرتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کو گالی دیتا ہے آسمان کے تمام فرشتے اس کو لعنت کرتے ہیں۔ (رغنیۃ الطالبین)

فحش کلامی سے بچو | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص فحش کلامی کرتا ہے یعنی قابل شرم باتیں منہ سے نکالتا ہے اور اس برے فعل پر نادم بھی نہیں ہوتا تو اس شخص پر خدا کی بہشت حرام ہے۔

دوزخ میں کچھ دوزخی ایسے ہوں گے جن کے منہ سے نجاست بہے گی اور اس کی بدبو کی وجہ سے دوسرے دوزخی لوگ نجات کے لیے فریاد کریں گے اور پوچھیں گے یا مالک! یہ کون لوگ ہیں جن سے ہم سخت پریشان ہیں۔ تو ارشاد باری ہوگا۔ یہ وہی لوگ ہیں جو دنیا میں اپنی زبان سے فحش باتیں نکالتے تھے اور اس طرح لوگوں کی دل آزاری کرتے تھے۔

اچھا عمل | حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آکر عرض کرتے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور عذاب دوزخ سے بچائے۔ ارشاد فرمایا اگرچہ تو نے پھوٹا جملہ بولا لیکن درخواست بہت لمبی چوڑی کی اب سن لے نیک کام خود کر اور دوسروں کو حکم دے۔ اور بری بات سے اجتناب کر۔ اور اگر اس کی طاقت تیرے اندر نہ ہو

تو زبان کو خیر کے علاوہ نہ کھول۔ یہی تیرے لیے کافی ہے۔ (زیہتی شیب الامان)
حکایت | حضرت یونس علیہ السلام کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے کہ

کچھ لوگ ان کی خدمت میں بطور مہمان حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنے والوں کی ضیافت کی لیکن وہ مہمان لوگ یہ دیکھ کر بہت حیرت میں رہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی اہلیہ نہایت ہی ہذبان اور زبان دراز ہے اور اپنے شوہر کو بڑی تکلیف پہنچاتی ہے اور ساتھ ہی یہ ہمیں بھی نہیں بخشتی لیکن اللہ کے یہ نیک پیغمبر حروف شکایت زبان پر لانے کی بجائے صبر کرتے ہیں اور خاموشی سے اپنی بیوی کی تمام بیہودہ باتیں سنتے ہیں۔ مہمانوں نے صورت حال کی وضاحت چاہی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ کوئی تعجب کی بات نہیں میں نے ایک دفعہ اللہ عزوجل سے درخواست کی تھی کہ جو چیز آپ مجھے آخرت میں دینا چاہتے ہیں وہ دنیا میں ہی دے دیں۔ اس پر مجھے اس لڑکی سے نکاح کرنے کا حکم ملا ہے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی ہے اس وقت سے میں اپنی بیوی کی عادتوں پر صبر کر رہا ہوں۔

زبان دراز عورت کو سمجھانا چاہیے کہ
عورت زبان درازی سے بچے | زبان درازی کوئی اچھی چیز نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زبان دراز عورت کو زبان درازی ترک کرنے کی پوری ترغیب فرمائی :

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 رَجُلٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيُحَدِّثُ عَنْ عَرَضٍ كُنَّا نَرَاهُ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيُحَدِّثُ عَنْ عَرَضٍ
 تَذَكَّرْنَا مِنْ كَثْرَةِ صَلَواتِهَا وَ كَابِهَتْ نَمَانِي بِطُغْيَانِ رُورِ رُكْنِي وَ

مَيَّا مَهَا وَمَدَقْتَهَا غَيْرَ أَنَّمَا
 تُؤْزِي جِيلًا تَحَايِلًا يَسَانِيهَا
 قَالَ هِيَ كَفِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَإِنَّ قُلَانَهُ تُدَاكِرُ قُلَّةُ
 مَيَّا مَهَا وَمَدَقْتَهَا وَمَسْلُوتَهَا
 قَدَانَهَا مَدَقُ بِالْأَلْوَارِ مِنْ
 الْوَقِطِ وَلَا تُؤْزِي يَسَانِيهَا
 جِيلًا أَنَّمَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ ۚ
 فِرَاتِ كُنْ كَا پَر مَآ هَے مَگَر دَہ اِہنی زبَان کَ
 اِنچے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا کہ
 وہ جہنمی ہے۔ مرنے گزار ہو اگر فلاں عورت
 کم روزے رکھنے۔ کم صدقہ دینے اور کم نمازیں
 پڑھنے میں مشہور ہے۔ وہ پتیر کے ٹکڑے
 ہی فیرات کرتی ہے۔ لیکن زبان سے اپنے
 ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ فرمایا کہ ۵
 جنتی ہے۔ (امام بیہقی۔ شعب الایمان)

جنتی ہے ۵ جنتی ہے

حضور ﷺ کی پیاری پیاری اور دل و دماغ کو سکون پہنچانے والی دعاؤں کا مجموعہ، کتب احادیث سے دعاؤں والی روایات کو زیر نظر مجموعہ میں یکجا کیا گیا ہے۔

طالبین خیر و برکت و مغفرت کے لیے ایک نادر تحفہ

پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں

مولف: عالم فقری

انسان کی چوبیس گھنٹے کی زندگی کو رحمتوں، برکتوں اور نورانی بنانے والی مبارک دعاؤں پر مشتمل ایک نایاب کتاب جسے پڑھ کر ہر موقع کی دعا پڑھنے کا شوق پیدا ہوگا اور وہ ان گراں قدر جامع کلمات سے ہر قسم کی سفلی قوتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ بھی حاصل کرنے کا طریقہ سیکھ لے گا۔

﴿ناشر﴾

ادارہ پیغام القرآن

40 اردو بازار لاہور

زندگی کی ہر مشکل، پریشانی، بیماری، رزق کی تنگی، جادو وغیرہ کا حل بذریعہ

قرآنی آیات

فقری اعمال قرآنی

عالم فقری

عالم فقری صاحب نے اس کتاب میں نہایت محنت سے قرآن مجید سے منتخب آیات کے وظائف اور ان کے پڑھنے کا طریق کار اور مشائخ عظام کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے جو کہ طالب خیر و برکت کے لیے نادر تحفہ ہے۔

﴿ناشر﴾

ادارہ پیغام القرآن

40 اردو بازار لاہور

تقاضہ محبت یہی ہے کہ محبوب کائنات ﷺ کی ہر ادا کو محبت سے اپنایا جائے۔ اُنکی ہر ایک ادا پر دل فدا کیا جائے۔ جان قربان کی جائے جو کام بھی حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کریں گے وہ اللہ کے ہاں قبول ہوگا۔

آداب سنت

عالم فقری

اس کتاب میں نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق معاشرتی زندگی کے آداب انفرادی و اجتماعی آداب، آداب گفتگو، کھانے کے آداب، رسول اکرم ﷺ کی خوراک، پینے کے آداب، مہمان نوازی کے اطوار، سونے کے آداب، دیگر سنتوں کو احادیث کی کتب سے منتخب کر کے نہایت آسان انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔

صفحات 592 قیمت 165 روپے صرف

﴿ناشر﴾

ادارہ پیغام القرآن

40 اردو بازار لاہور

عالمِ فقری کی گرانقیم تر تصنیف

طالبینِ خیر و برکت
کے لیے

اموالِ مجتہد

ہر اہم حُسنہ کے معنی
تشریح، فضائل، خواص
اولیائے عظام کے پڑھنے کا طریقہ کار، نقوش
اور مجرب وظائف کا مفرد مجموعہ

اہمِ عظیم ہی وہ واحد
راز ہے، جس سے
بندے پر روحانیت
کے دروازے کھول
دیئے جاتے ہیں اور وہ
معرفت کے راستے میں
داخل ہو جاتا ہے۔

عالمِ فقری صاحب نے

اہمِ عظیم کے فضائل و وظائف اور ان کی تاثیر کو
نہایت مفصل انداز سے بیان کیا ہے۔



40 اردو بازار
لاہور پاکستان

Ph: 7323241

ادارہٴ یقین القرآن